لا تہنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین (القرآن الحکیم)

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

نمبر ۱۸ — کلکتہ : چہار شنبہ ۳ ذی الحجہ ۱۳۳۰ ہجری — جلد ۱
Calcutta: Wednesday, November 13, 1912.

ساڑھے تین آنہ

ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين
القرآن الحكيم

الهلال

Al-Hilal,
Proprietor & Chief Editor:
Abul Kalam Azad
7-1, MacLeod street,
CALCUTTA.

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدهلوی

مقام اشاعت
٧ - ١ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکته

ایک ہفته وار مصور رساله

Yearly Subscription, Rs. 8.
Half-yearly „ „ 4-12.

قیمت
سالانه ٨ روپیه
ششماهی ٤ روپیه ١٢ آنه

کلکته : چهارشنبه ٣ ذی الحجه ١٣٣٠ هجری
Calcutta: Wednesday, November 13, 1912.

جلد ١
نمبر ١٨

فہرس

شذرات	٢
النبا العظيم	
مقالۂ افتتاحیه	٥
الجهاد فی الاسلام	
ایک جرمن مبصر کی راے	
مقالات	٨
الاسلام و الاصلاح	
تقریر "مسئله اسلامی" پر (٢)	١٠
مراسلات	١٢
کهلی چٹهی مسلم یونیورسٹی کمیٹی کے نام	
فکاهات	
یونیورسٹی	
نامورانِ غزاۂ طرابلس	١٣
الاحیاء ، الذین لا یموتون	
کارزار طرابلس	١٥
اعلان سلطان	
صلح نامۂ عثمانی و اطالی	
شئون عثمانیه	١٦
٢١ اکتوبر تک کی بعض عثمانی فتوحات	

تصاویر

صفحۂ خاص (الاحیاء ، الذین لا یموتون)

عثمانی فتح عظیم

— * —

ترکوں کا حمله شروع هوگیا

— * —

متی نصر الله ؟ ؟

الا ان نصر الله قریب ! !

—:—

قسطنطنیه (١١ - نومبر)

بنام ایڈیٹر الهلال

خط اور تار پہنچا - مایوسی نہیں ، بلکه انتظار کرنا چاهیے - فوجی بدنظمی ، انتظامات کی ابتری ، کثرت بارش ، فقدان غذا ، عیسائی سپاهیوں کا فرار ، افسروں کی نا تجربه کاری - تاهم اصل مقصد حاصل - دشمن کی قوت پر موت طاری هوگئی ، ایڈریا نوپل پر کامل اور یادگار شکست کے بعد فرار پر مجبور هوگئے - (چتلجا) پر پرسوں سے سخت لڑائی جاری هے ، آج کی سرکاری خبر هے که ٢٠ هزار سے زیاده بلغاریوں کا نقصان هوا ، اب عثمانی حمله شروع هوگیا هے - ایڈریا نوپل کی فوج بڑهتی جاے گی -

عبید الله (ایڈیٹر العرب)

فہرست

زر اعانۂ هلال احمر

— - —

دفتر الهلال میں کهول دی گئی

— * —

سات هزار روپیه جمع هوچکا هے ، اور بحمدالله سلسله جاری - مفصل فہرست اسماء [illegible] شروع هو جاے گی -

شذرات

النبــا العظيـــم

جنگ کے ماضی و مستقبل پر ایک نظر

(۱)

عم یتساءلون عن النبا العظیـم ' الذي هم فیه مختلفون - کلا سیعلمون ثم کلا سیعلمون (۱) کیونکہ عجب نہیں کہ حالات میں تغیر ہو' واقعات اپنی صورت بدلدیں ' حقیقت بے نقاب ہوجاے' مایوسیاں امید کی' اور اضطراب سکون کی جگھہ لے لیں ' و هو الذي ینزل الغیث من بعد ما قنطوا و ینشر رحمته ' و هو الولي الحمید -

جنگ اس حالت میں شروع ہوئی کہ (بقول انگلشمین) کسی کی نظر بھی (بلغاریا) کی طرف نہ تھی ' بلکہ تمام عالم ترکوں کی طرف دیکھہ رہا تھا - لیکن اب دنیا کو بلغاریا کی طرف دیکھنا پڑا ہے ' پھر کیا وقت آگیا ہے کہ عثمانی تلوار کو بالکل نظر انداز کردیا جاے ؟ آٹھہ سو برس تک دنیا نے ترکوں کی نسبت جو کچھہ سمجھا ہے ' دو ہفتے کے اندر کے واقعات کے بعد ' کیا ہمیشہ کیلیے اسکو بھلادینا چاہیے ؟

اور کیا موجودہ جنگ کی نسبت آخری راے قائم کرلینے کا وقت آگیا ؟

اسمیں شک نہیں کہ آغاز جنگ سے لیکر اس وقت تک واقعات اور انکی اطلاعات کا جو انداز رہا ہے ' اس نے عثمانی امیدوں کے پاے استقلال کو ڈگمگا دیا ہے - پے درپے شکستوں کی خبریں ' بربادیوں اور نقصانوں کے تخمینے ' قیمتی مقامات کو چھوڑ دینے کے انتشارات نے آئندہ کی امیدوں کو بھی ضعیف کردیا ہے ' اور میدان جنگ کا چہرہ قسطنطنیہ کیلیے اسدرجہ مایوس ہے کہ دول یورپ اب اپنے صد سالہ ارادونکی تکمیل کا وقت سامنے دیکھہ رہے ہیں - سب سے پہلے دائی بے چینیوں نے انگلستان کو بدحواس دیا ہے - ۹ نومبر کو گلڈھال میں مسٹر ایسکوئتھہ اُس خنجر کے تیز کرنے میں تمام ساتھیوں کو اپنا معاون بتلاتے ہیں ' جس سے عنقریب ترکی جسم کی قطع و برید کی جاے گی ' اور اس طرح انگلستان اس عظیم الشان فتح مندی کو حاصل کرنا چاہتا ہے کہ اسلام کے جسم کو آخری مرتبہ ٹکڑے ٹکڑے کردینے کیلیے سب سے زیادہ قوی تلوار اسی کے ہاتھہ میں تھی :

قد بدت البغضـــاء من افواههـم ' وما تخفي صدورهم اکبر' قد بینا لکم الایات ' ان کنتـم تعقلون (۳ : ۱۱۴)	دشمنی تو انکی باتوں سے ظاہر ہی ہوگئی' اور جو ارادے انکے دلوں میں چھپے ہوے ہیں ' وہ اُس سے بھی بڑھکر ہیں' جو انہوں نے ظاہر کیے ہیں - یہ حقیقت ہے جو ہم نے مسلمانوں پر واضح کردی بشرطے کہ وہ عقل اور فکر سے کام لیں -

سب سے زیادہ یہ کہ خود مسلمانوں کے دل ٹوٹ گئے ہیں' پہلے تحیر' اور اب مایوسی دلوں پر چھا گئی ہے ' ترکوں کی پے در پے شکستیں صرف انہی کیلیے نہیں' بلکہ تمام عالم کیلیے نا قابل فہم واقعہ تھا' مگر تاہم واقعات اسقدر تیزی سے ظاہر ہوے ' کہ نہ تو دلوں کو تعجب کا وقت ملا ' اور نہ دماغ کو غور و فکر کا - اس سے بھی بڑھکر بظاہر یاس افزا پہلو یہ ہے کہ خود عثمانی اطلاعات بالکل خاموش ہیں' اور خبر آتی بھی ہے ' تو زیر فتح و شکست مقامات کی نسبت کوئی نیا واقعہ نہیں سناتی -

جو حالت اس وقت بلا استثنا تمام عالم اسلامی کی ہو رہی ہے' اس نے در حقیقت پہلی مرتبہ اس اسلامی رشتۂ اخوت اور خلافت اسلامی کی مرکزی قوت کے اندازہ کرنے کا صحیح موقعہ دیا ہے ' جسکی وقت سے پہلے خود بہت سے مسلمانوں کو بھی خبر نہوگی - جس طرح صحت و زندگی میں اپنے کسی عزیز کی محبت والفت کا صحیح اندازہ نہین کیا جا سکتا ' لیکن جب وہ بیمار پڑتا ہے' یا کسی سخت مصیبت مین مبتلا ہو جاتا ہے' تو پھر ہر شخص کا دل اسکو بتلا دیتا ہے کہ اُسکی صحت و تندرستی ہی پر اسکا ارام اور چین موقوف تھا - بعینہ یہی حال اس وقت مسلمانوں کا ہو رہا ہے - وہ ترکوں کو ہمیشہ سے جانتے ہیں' اور یہ بھی انہیں معلوم تھا کہ اسلام کی عزت و عظمت آج صرف انہی کے دم سے وابستہ ہے ' تاہم شاید بہتوں کو یہ معلوم نہ تھا کہ اگر کسی دن ہمارا یہ عزیز بستر پر پڑ جاے گا ' تو ہمارے دلوں کا کیا حال ہوگا ؟ لیکن آج کون مسلمان ہے' جو شکست کی خبریں سنکر یہ محسوس نہیں کرتا کہ راحت و سکون کی ایک متاع تھی ' جو آج اُس سے کھو گئی ہے :

ہمارے بعد بہت ہم کو روے اہل وفا
کہ اپنے مٹنے سے مہر و وفا کا نام مٹا

لا تایسوا من روح اللہ

مگر با ایں ہمہ حالات ہم دیکھتے ہیں تو حالات گو درد انگیز ہیں' مگر اس درجہ مایوسی بخش نہیں' جس قدر عام طبائع محسوس کر رہی ہیں - اب تک جو کچھہ ہوچکا ہے' اس میں ایک واقعہ بھی ایسا نہیں ہے' جسے جنگ کی اصلی منزل کہا جاسکے - یہ سچ ہے کہ انسانی خلقت کی بوقلموں طبعی کا ایک بڑا خاصہ یہ بھی ہے کہ وہ جس قدر جلد خوش ہوتا ہے' اتنا ہی جلد غمگین بھی ہوجاتا ہے : و خلق الانسان من عجل - تاہم جو افکار اس وقت ہمارے سامنے ہیں ہم سمجھتے ہیں کہ اگر لوگ اس پر غور کریں' تو صورت واقعہ انہیں بالکل مختلف نظر آے گی -

جنگ کے حدود طبعی اور فریقین کے خطوط معینہ

کسی جنگ کی فتح و شکست اصلی کی نسبت راے قائم کرنے سے پہلے اس نقشے پر نظر ڈال لینی چاہئے' جو فریقین نے اپنے اپنے حدود جنگ کی نسبت مرتب کیے ہوں - جنگ در اصل ایک سفر ہے' جو بعض اوقات متقابل اور بعض اوقات متضاد سمتوں کی طرف در مقابل ارادوں کے فریق شروع کرتے ہیں' اور اسکے لیے اپنے اپنے سفر اور سفر کی منزلوں کا ایک خط کھینچ لیتے ہیں - موجودہ حالات میں ہماری مایوسیوں کی اصلی علت یہ ہے کہ مقدونیا کی متحدہ قوی نے اپنے لیے جو حدود اور خطوط مقرر کیے ہیں ' وہ ہمارے سامنے ہیں ' لیکن ترکوں کو چونکہ پہلے مدافعت اور پھر حملہ کرنا تھا ' اسلیے انکی مدافعت کی کمزوریاں تو ہر شخص کے سامنے آگئین ' مگر حملہ و ہجوم کے عزائم بالکل پوشیدہ ہیں' اور ترکوں نے بھی مصلحت اسی میں سمجھی ہے کہ واقعات کے ظہور سے پہلے تک پوشیدہ ہی رہیں -

بلقانی اتحاد نے اس جنگ میں " انفراد و اجتماع " کا طریقہ اختیار کیا تھا -

---

(۱) یہ لوگ ایک دوسرے سے کسی بات کا حال دریافت کر رہے ہیں ؟ کیا اس بہت بڑے حادثے کا ' جسکی نسبت یہ لوگ مختلف طرح کی رائیں رکھتے ہیں ؟ تو خیر بہت جلد انکو معلوم ہو جاے گا ' اور پھر دوبارہ کہتے ہیں کہ بہت جلد معلوم ہو جاے گا -

یعنے بلغاریا٬ سرویا٬ اور مانتي نیگرو اپنے مختلف خطوط سے حمله اور هوکر کسي مناسب اجتماع مقام پر مجتمع هوجائیں٬ اور پهر حمله آورانه قسطنطنیه میں داخل هوں - اسکے لئے مانتي نیگرو نے جنوبي جهت کا راسته اختیار کیا اور سقوطري پر قبضه کرکے سرویا کي فوج سے مل جانا چاها - سرویا کے سامنے دو راستے تهے٬ (زاري برود) کي راه بڑهکر (کومانو) پر قبضه کرنے کا٬ اور (ونجه) پر قبضه کرنے کے بعد کمانور اور اسکوب پر حمله کرنے کا - اس نے دوسرا راسته اختیار کیا٬ کیونکه اس صورت میں بلغاریا کے ساتهه بهت جلد مل جاسکتي تهي - .

بلغاریا جو در اصل اس اتحاد کي اصلي قوت تهي٬ اسکے سامنے بهي سفر جنگ کے دو خطوط تهے٬ پهلا (وادي ماریزا) اور (تنجه) کي راه سے حمله کرنے کا٬ اور دوسرا وادي (استوما) کي راه سے بڑهنے کا - فوجي مبصرین اور خود ترکوں کا بهي یهي خیال رها که وه پهلا راسته اختیار کرے گي٬ لیکن اس نے دوسري راه اختیار کرکے ایک هي وقت میں پهلا حمله ایڈریا نوپل پر اور دوسري طرف (صوفیا) سے شمالي جانب (استوما) کي وادیوں کي سمت کردیا -

اسکے مقابلے میں ترکي فوج کو ایک جنگ میں دو پهلو اختیار کرنے تهے - سب سے پہلے مدافعانه اور اسکے ساتهه هي حمله آورانه - مدافعت میں اسکے لیے دو کام ضروري تهے٬ متعدد قوتوں کو اسطرح راه میں روک دینا که ایک دوسرے سے ملنے کي مهلت نه پا سکیں - اسکے بعد حملے کي اصلي قوت یعنے بلغاریا کي پیش قدمي سے اپني حفاظت کرني -

لیکن حملے کا خط اور اسکے حدود کیا مقرر کیے گیے؟ اور اسکے لیے کس وقت کا انتظار کیا جا رها هے؟ اسکي تفصیل کو ترکوں نے سرکاري طور پر بالکل پوشیده رکها هے - لیکن تمام عثماني پریس٬ موجوده وزارت کا ارگن : (الحربة و الائتلاف) ٬ صحیح قیاسات و آرا٬ اور سب سے زیاده قسطنطنیه کا ایک پرائیویٹ تار٬ یقین دلاتا هے که اول اعلان جنگ سے ترکوں نے اپنے حمله کي ایک هي منزل٬ ایک هي مقصد٬ اور اسکے لیے ایک هي خط قرار دے رکها هے٬ یعنے بمجرد جمعیت قوا اور حفاظت ایڈریا نوپل٬ بخط مستقیم (صوفیا) پر قبضه کرلینا - اسي کو ترک جنگ کا اصلي فیصله٬ اور اپني تمام جنگي جهد و سعي کا نتیجه وحید سمجهتے هیں -

پس یه کیسي سخت غلط فهمي هے که تمام دنیا صرف (قرق قلعسي) کي جنگ کے نتیجے کو فیصله کن نتیجه سمجهه رهي هے؟ حالانکه یه تو عثماني جنگ کا صرف ایک ابتدائي مدافعانه ٹکڑا هے٬ اور ترکوں کا حمله اس وقت تک شروع هي نهیں هوا جس کو موجوده جنگ میں وه اپني اظهار قوت کا اصلي وقت سمجهتے هیں -

لیکن اب تک کیوں نهیں شروع هوا؟ اسکے اسباب ابتدا هي سے واضح تهے٬ اور اب خود یوروپین نامه نگاروں کي شهادت سے واضح تر هو رهے هیں -

ترکوں کي مشکلات

ترکوں کي مشکلات کي کوئي انتها نه تهي٬ اگر فوجي طیاري کے یه معني هیں که کسي طے شده پیش آنے والي جنگ کے لیے فوجي قوتوں اور اسکے متعلقات کو هر طرح سے مکمل کردینا٬ تو یه حقیقت کسي دلیل کي محتاج نهیں که اس جنگ کے لیے بلقاني اتحاد کامل بیس برس سے طیار هو رها تها٬ اور دول کي هر طرح کي اعانت اسکے ساتهه تهي - اسکے مقابلے میں عثماني گورنمنٹ کا یه حال تها که اول تو اعلان جنگ کے وقت تصادم احزاب اور تزاحم اغراض مختلفه سے حکومت ایک متصل بحران میں مبتلا تهي٬ پهر جنگ کا اعلان ایسے وقت میں هوا که جنگ طرابلس کي وجه سے هر وه فوجي نقل و حرکت٬ جسکا تعلق کچهه بهي سمندر سے تها٬ اٹالین بیڑے کے مراقبے کي وجه سے محال هو رهي تهي - صلح کے بعد ترکي کو نقل و حرکت کي مهلت ضرور ملي٬ مگر ۳ اکتوبر کو بلغاریا نے حمله شروع کیا هے٬ اور ۱۵ - ک[illegible] میں کاغذات صلح پر آخري دستخط هوے هیں - اس سے صاف ظاهر هے که اعلان جنگ کي سب سے زیاده قیمتي فرصت میں ترکي قوي اجتماع سے بالکل مجبور رهے -

یوروپین ترکي میں جسقدر فوج موجود تهي٬ اول تو ضروري نقاط مدافعت میں اسکا اجتماع کافي نقل و حرکت کا محتاج تها٬ پهر سب سے بڑي مشکل یه تهي که ایک هي وقت چار مختلف حریفوں کا مقابله بالکل مختلف مقامات میں درپیش تها٬ اور وه باهم ایک دوسرے سے اسطرح الگ تهے که بغیر اسي دوسري طاقت کو راه سے هٹاے ایک مقام کي فوج دوسرے مقام کي فوج کو مدد دے نهیں سکتي تهي - مثلاً (سقوطري) کو نقشے میں دیکهیے٬ تو صاف معلوم هو جاے گا که بلغاریا کے خط دفاع پر جسقدر فوج موجود تهي وه با وجود خطرے کے علم کے بغیر (سرویا) سے برسرپیکار هوے مانتي نیگرو کے مقابلے میں نهیں جا سکتي تهي -

یه٬ اور اسي طرح کي بے شمار مشکلات تهیں٬ جنکي وجه سے ترک بالکل مجبور و مقید هو گئے تهے٬ اور انکے لیے محال قطعي تها که مدافعت کے ساتهه هي اپنے حملهٔ و اقدام کو بهي شروع کر سکیں -

مدافعت کي کمزوري

ترکوں کي مثال اس وقت بالکل اس شخص کي سي هوگئي تهي٬ جس پر دشمن نے عین غفلت میں حمله کیا هو٬ اور اسکي ڈهال اور تلوار٬ دونوں دور پڑي هوئي هوں - لیکن ترکي نے بهاگنے کي جگهه اسکو پسند کیا٬ که ڈهال کا کام هاتهه کي هتیلي سے لے٬ اور گو هاتهه زخمي هو جاے٬ لیکن اتني فرصت پاکر وه اپني تلوار اٹهاسکے٬ اور پهر دشمن کي گردن کو زخمي کر سکے -

پس ترکي فوج نے اس وقت تک جسقدر مدافعت کي هے٬ وه اسکي طرف سے جنگ کي کوئي اصلي کوشش نه تهي جسکے نتائج اسکے لیے فیصله کن هوں٬ بلکه در اصل محض حملے کي طیاري تک کیلیے ایک فرصت کا حاصل کرلینا تها -

ناظم پاشا کي اطلاعات٬ اور اُن تاروں سے جو ترکي قنصلوں کے نام بهیجي گئیں هیں٬ اگر بالکل قطع نظر کر لي جاے٬ جب بهي خود انگریز نامه نگاروں کے تار اس حقیقت کے انکشاف کیلیے ایک محکم شهادت هیں که ترکوں نے کیسي سخت بے سر و ساماني اور ابتري کي حالت میں مدافعت شروع کي تهي؟ ۷ - نومبر کے تاروں میں " تجربه کار " نامه نگاروں کا یه اعتراف شائع کیا گیا هے که ترکي فوج کي شجاعت میں شک نهیں٬ مگر اسکا کیا علاج که عام ضروریات جنگ کا بهي انتظام نه تها٬ حتی که فوج کے کئي دستے تهے٬ جو چار چار دن تک بغیر غذا کے لڑتے رهے اور انکو ایک وقت کي روٹي بهي نصیب نه هوئي٬ اور اگر خود ناظم پاشا کے بیان کا اسپر اضافه کیا جاے تو اسلحهٔ جنگ کي کمي اور بے عنواني اسکے علاوه تهي - باوجود اسکے ترکوں نے مانتي نیگرو کو بلغاریا تک پهنچنے نهیں دیا٬ یونان اپني شکستوں کا مجبوراً خود اعتراف کر رها هے٬ سرویا اور بلغاریا کو اس وقت تک مختلف مقامات میں سات سخت شکستیں دیچکے ٬

... اگر اس هفته کی ترکی ڈاک کو بھی سامنے رکھ لیا جاے ' تو ۲۸ - اکتوبر تک تو مقابلوں میں ترکی فوج کامیاب هو چکی تھی - معهذا اسکے ساتھ ایسا هی ایک خاص بلقانی اتحاد نے یه پھیلادی هے که ترکی خطوط مدافعت نے استحکامات تو عظیم الشان ظاهر کرکے اپنی فتح مندیوں کی قیمت کو مضاعف کردینا چاهتی هے - (قرق قلعسی) جس کو لفٹنٹ (ویگز) دنیا کا ایک ناممکن التسخیر طلسمی قلعه بتلاتا هے ' اور پھر اسکی فتح ' دنیا کا ایک عظیم الشان واقعه سمجھا جاتا هے ' اسکے متعلق ۲۰ - نومبر یعنے تسخیر قرق قلعسی سے دو هفتے پیشتر اخبار (الحرية والائتلاف) لکھتا هے :

" هم کو اس وقت جسقدر بھروسه هے ' صرف عثمانی سپاه کی مسلمهٔ عالم شجاعت پر ' که اگر قرق قلعسی کے قلعے مضبوط نہیں هیں ' تو وه اپنے سینوں کی دیواروں کو قسطنطنیه کی حفاظت کیلیے مضبوط بنالیں گے - ورنه هم جانتے هیں که همارے خط مدافعت پر ایک قلعه بھی ایسا نہیں هے ' جو دشمن اور فوج کے لیے سخت مشکلات پیدا کرسکے - عهد سابق نے بیس سال قرق قلعسی اور ایڈریا نوپل کے قلعوں پر صرف کیے ' مگر عثمانی خزانے کو جرمن اوباشوں کے هاتھ میں دیدیا ' جنھوں نے مدافعت کے قلعوں کی جگهه ریت کی دیواریں کھڑی کردیں " -

افسوس هے که تفصیل کا موقعه نہیں ' ورنه اسکوب ' کمانو ' اور مصطفے پاشا کی نسبت بھی هم بحث کرنا چاهتے تھے -

مقامات کے استحکام کا یه حال تھا ' فوج غیر مجتمع ' اور سامان مفقود تھا ' فوج کو غذا تک میسر نه تھی ' افسروں میں اختلاف ' اور ناتجربه کار افسروں کی کثرت تھی ' عیسائی عثمانی فوج غداری کے لیے هر جگهه مستعد ' اور میدان جنگ میں قدم رکھتے هی الٹے پاؤں بھاگ جانے کا اراده رکھتی تھی ' ایک هی وقت میں چار دشمنوں کا مقابله درپیش ' اور اس لیے یورپین ترکی کی فوجی قوت چار حصوں میں منقسم هوگئی تھی ' باوجود اسکے ترکوں نے مانٹی نیگرو کو سقوطری کی دلدل میں پھنسادیا ' سرویا کو پے درپے شکستیں دیں ' اور بلغاریا کی تمام قوت کا کمانو اور قرق قلعسی کی جنگ میں خاتمه کردیا ' پھر حیرت هے که دنیا ترکوں سے اور کس شجاعت کی متمنی هے ؟ اور وه انکو گوشت اور خون کا انسان تسلیم کرتی هے ' یا لوهے کا ستون ؟

واقعات سے اب آهسته آهسته پردے اٹھ رهے هیں - خود لفٹنٹ ویگز جسکی خبروں پر تمام یورپ کی اطلاعات کا دار و مدار هے ' اور جو یقیناً اپنے گھر سے جب چلا تھا ' تو بلغاریا کی مسلسل مداحی کے لیے کوئی سخت قسم کھا چکا تھا ' اب علانیه ترکی مدافعت اور بلغاریا کے خسران عظیم کا اعتراف کررها هے - اسکی ۶ نومبر کی بھیجی هوئی تحریر اب شائع کی گئی هے ' جسکی نسبت (لندن ٹائمس) کا بیان هے که " ترکی مدافعت کے اعتراف میں اسکے الفاظ نهایت حیران کرنے والے هیں ' بلغاری محاصرے کی توپیں نهایت عمده تھیں ' انھوں نے نهایت سخت متصل حملے کیے ' لیکن انکے نقصانات کا اندازه دل کو لرزا دینے والا هے - صرف ایک حملے کے اندر دو پوری بلغارین بٹالینیں ضائع هوگئیں اور صرف دو کمپنیاں بمشکل بچ سکیں "

مایوسی کی جگهه انتظار کرنا چاهیے

وه جس قدر لوگ ترکوں کی طرف سے مایوس هو رهے هیں ' انکو سب سے پہلے اس امر پر غور کرنا چاهیے که جنگ کی فتح و شکست کا فیصله مقامات راه کی تسخیر پر نہیں ' بلکه خطوط جنگ کی اصلی منزل پر موقوف هے - سب سے پہلے انکو فریقین کے مقاصد جنگ پر نظر ڈالنی چاهیے - بلقانی اتحاد کا اصلی فرض یه تھا که وه ایڈریا نوپل کو فتح کرلے ' تاکه قسطنطنیه کا دروازه اسکے لیے کھل جاے - اس مقابلے میں ترکوں کا فرض تھا که ایڈریا نوپل کی آخر دم تک حفاظت کریں اور اسکے ساتھ هی دشمن پر حمله کا وار بھی کردیں - بلغاریا اب تک باایں همه فتوحات ' مقصد جنگ کے حاصل کرنے سے عاجز رهی هے ' اور ترک باهمه اسباب مایوسی ' ابتک ایڈریا نوپل کو بچاے هوے هیں - نیز هم کو یقین واثق هے که عنقریب واقعات کا انکشاف وانقلاب انکے حمله آورانه اقدام پر سے پرده اٹھا دے گا -

بلغاریا کی تمام قوت ختم هوچکی هے اور صرف ایک ضرب کاری کی ضرورت هے ' الله کے فضل سے کچھ بعید نہیں ' که وه چالیس کرور دلوں کی بے چینی پر رحم فرماے ' اور ترکوں کو اس وقت استقامت کے ساتھ ایک آخری مقابلے کی توفیق دیدے

ولقد نصركم الله ببدر و انتم اذلة

هم نے مندرجهٔ صدر سطور کے لکھنے میں نهایت احتیاط سے کام لیا تھا ' اور اپنی عادت کے خلاف حالات پر بحث کرنے کیلیے نهایت ساده الفاظ تلاش کیے تھے ' تاکه امیدوں اور توقعات کے قائم کرنے میں کوئی بے اعتدالانه جوش اور غیر واقعی توقعات ظاهر نهوں ' لیکن الحمد لله که اس تحریر کے ختم کرنے سے پہلے هی هم کو اپنی امیدیں اور قیاسات واقعات کی صورت میں نظر آنے لگے هیں - ریوٹر (۹ نومبر) کو قسطنطنیه سے اطلاع دیتا هے :

" ۳۶ گھنٹے کی مسلسل اور شدید جنگ کے بعد عثمانی فوج نے دشمنوں کو ایک ایسی شکست عظیم دی ' جو ترکوں کی تاریخ میں همیشه بے نظیر سمجھی جاے گی - بلغاریا کی ابتری اور بدحواسی کا عجیب عالم تھا ' ترکوں کی گولیاں بارش کیطرح ان پر پڑرهی تھیں اور وه بھاگے جا رهے تھے ' یهاں تک که اپنے سامان جنگ کی بھی خبر نه لے سکے جس پر فتح مند ترکوں نے قبضه کرلیا " :

مستهم البأساء والضراء و زلزلوا حتى يقول الرسول والذين امنوا ' متى نصر الله ؟ الا ان نصر الله قريب (۲ : ۲۱۰)

یه وه لوگ تھے که نهایت شدید سختیوں اور مشکلوں میں مبتلا هوگئے اور انکے پاے ثبات هلگئے یهاں تک که الله کا رسول اور مسلمان چیخ اٹھے که آخر الله کی مدد اب آے گی اگر ایسے وقت میں بھی نہیں آئی ؟ جواب ملا که کیوں گھبراتے هو ؟ سن رکھو که الله کی مدد کا وقت قریب آگیا ! !

یه تار ۹ - نومبر کی شام کو قسطنطنیه سے روانه کیا گیا هے ' اور ٹھیک یه وهی وقت اور وهی دن تھا ' جبکه لندن کے (گلڈ هال) میں مسٹر اسکویتھ مسیحی فتح مندی کے بادهٔ غرور کا ایک تند و تیز جام پیے هوے مستانه وار جھوم جھوم کر کهه رهے تھے :

" افواج بلقان عنقریب اور تھریس پر قابض هوچکی هیں ' سلانیک پر ' جو یورپ میں مسیحیت کے داخلے کا دروازه هے ' یونانی مسلط هوگئے هیں اور هم فتح قسطنطنیه کی خبر سننا هی چاهتے هیں "

وه منظر بھی کس درجه قابل رحم هوگا ' جب عین سرخوشی کے جوش بدمستی میں اس تار نے ابدا خمار اور جرعهٔ ترش دانتوں کو جبراً کھولکر حلق کے نیچے اتارا هوگا !

اگر انگلستان کے اس (بادشاه کے بعد) سب سے بڑے آدمی کی زندگی همیں عزیز هوتی ' تو یقیناً همارے لیے یه کام نهایت خوشگوار تھا که " فتح قسطنطنیه " کے اس فرشتهٔ بشارت کی دماغی و جسمانی صحت کی نسبت لندن کی طرف ایک تار روانه کرتے ' اور دریافت کرتے که ۹ نومبر کا تار پڑھنے کے بعد ڈاکٹروں نے انکی صحت کی نسبت کس قسم کی راے قائم کی هے ؟

الہلال

۱۳ نومبر ۱۹۱۲

— * —

الجہاد فی الاسلام

— : —

ذلک قولہم بافواہہم، یضاہئون
قول الذین کفروا من قبل،
قاتلہم اللہ انی یؤفکون
(۹ : ۳۰) (۱)

(۱)

— * —

کہتے ہیں کہ لفظ اور معنی میں جسم اور روح کا سا تعلق ہے، مگر ہم دیکھتے ہیں کہ بہت سے الفاظ دنیا میں ایسے موجود ہیں، جنکے معانی کچھ نہیں، مگر انکی تاثیر طبائع پر سخت و شدید ہے -

منجملہ ایسے ہی لفظوں کے لفظ جہاد بھی ہے، جسکو ہمیشہ یورپ نے نہایت خوف و دہشت سے سنا ہے - اس لفظ کے سنتے ہی ایک مسیحی کا تمام جسم شدت ہراس سے کانپ اٹھتا ہے، اسکا دماغ مختل ہوجاتا ہے - اسکے نبض کی حرکات (۸۰) کی جگہہ (۱۵۰) تک پہنچ جاتی ہے، اسکی آنکھوں میں سکرات موت کی مردنی چھا جاتی ہے، اسکا سرخ و سفید چہرہ جسکی رنگت کو وہ اپنی قومی شرف اور امتیاز کا ایک خلقی جوہر سمجھتا تھا، موت کے تصور سے سیاہ پڑجاتا ہے، کیونکہ وہ دیکھتا ہے کہ بے امان عربوں کے جھنڈ اور وحشی باشی بزوقوں کے غول اپنے خونفشاں نیزوں کو بلند کیے، اور خوں ریز تلواروں کو حرکت دیتے ہوے آرہے ہیں، جنکے سروں پر ایک سرخ علم لہرا رہا ہے، اور اسپر آگ کے حرفوں میں لکھا ہوا ہے: "ہر غیر مسلم کو قتل کردو، اسلیے کہ وہ مسلم نہیں ہے"

الفاظ کی تاثیر پر اگر بحث کی جاے، تو جہاد سے بڑھکر اور کونسا لفظ مل سکتا ہے، جسکی افسونگرانہ حکومت انسانی دماغ و اعصاب پر اس درجہ موثر ہے!

اسلام کے متعلق یورپ کے تمام خیالات و تصورات کو ہمیشہ جہل اور غلط فہمی سے تعبیر کیا گیا ہے، اور اسمیں شک نہیں کہ دنیا میں قوموں اور ملکوں کے باہمی نزاعات اور اختلافات کی ایک غالب علت سوء تفہم بھی ہے - اگر کوئی مصلح صلح و امن دنیا میں آنے والا ہے تو یقیناً اسکا اصلی کام یہ ہوگا کہ قوموں کے چہروں پرسے غلط فہمیوں کی نقاب اٹھا دے، اور ہر گروہ کو اسکی اصلی صورت میں ظاہر [illegible]

لیکن ہم ایک لمحہ کیلیے بھی یہ تسلیم نہیں کرسکتے کہ آج یورپ کی وہ قومیں، جنکی نو آبادیوں نے مشرق میں مشرقیوں پر عرصۂ حیات تنگ کردیا ہے، اسلام اور مسلمانوں سے اسدرجہ بے خبر ہیں کہ انکے صدہا صریح اتہامات کا اصلی سبب صرف سوء تفہم اور عدم واقفیت قرار دیا جاے -

گبن، باسورتھ اسمتھ، اور کاسٹری ہمکو بتلاتے ہیں کہ ان غلط فہمیوں میں یورپ کے مبتلا ہونے کیلیے تعصب اور جہل کے کیسے مجبور کن اسباب موجود تھے، جو صلیبی لڑائیوں کے زمانے میں قائم ہوگئی تھیں - ہم اسے تسلیم کرتے ہیں، لیکن کیا بیسویں صدی میں بھی یورپ اپنے تئیں مذہبی تعصب کا شکار تسلیم کرنے کیلیے آمادہ ہے؟ اور مشرق و مغرب کے اتصال کی موجودہ زندگی میں بھی اسکے پاس عذر جہل موجود ہے؟

آج روس، فرانس، اور انگلستان کی حکومتیں افریقہ اور ایشیا کے سب سے بڑے علاقوں پر قابض ہیں، مسلمانوں کے بڑے بڑے شہر یورپ کی نوآبادیاں بن گئے ہیں، جنمیں دو تہائی صدی سے ہر طبقہ اور ہر درجے کے لاکھوں یورپین آباد ہیں، اسلام محکوم اور حاکم، دونوں صورتوں میں یورپ کے سامنے ہے، قسطنطنیہ میں مسجدوں کے میناروں کے ساتھ گرجوں کے کلس اسطرح مخلوط ہیں، کہ پیرا کے کسی ہوٹل کی کھڑکی میں بیٹھکر یورپین سیاح کیلیے مشکل ہو جاتا ہے، کہ وہ جامع احمد اور ارمنی چرچ کے دامنوں میں جلد امتیاز کرلے - پھر کیا کسی فرانسیسی نے الجیریا میں کبھی بھی یہ دیکھا ہے کہ کسی افریقی عرب نے کسی عیسائی تاجر کے محض اسکے عیسائی ہونے کی وجہہ سے خنجر بھونکدیا ہو؟ ہندوستان کی کسی انگریزی عدالت میں آجتک کوئی مقدمہ ایسا پیش ہوا ہے جسمیں محض تعمیل حکم جہاد کیلیے کوئی انگریز قتل کرڈالا گیا ہو؟ مسلمان نماز پڑھتے ہیں، روزہ رکھتے ہیں، اپنے مذہبی جذبات میں ابتک ایسے سخت و شدید ہیں کہ ایک مسجد کیلیے دس دس ہزار مسلمان جان دیدیتے ہیں، پھر اگر اسلام کی تعلیم میں کوئی ایسا جہاد موجود ہے، جیسا کہ یورپ نے سمجھا ہے، تو یہ کیسی عجیب بات ہے کہ مسلمانوں کو کبھی بھی اپنے ایک سب سے بڑے فرض دینی اور خصوصیت ملی کو پورا کرنے کا خیال نہیں آتا؟

اس بارے میں سب سے زیادہ تعجب انگیز حالت انگلستان کی ہے - دنیا بھر میں سب سے زیادہ تعداد مسلمانوں کی آج اسکے زیر حکومت ہے، ہندوستان میں سو برس سے وہ اسلام کا مراقبہ کر رہی ہے، لاکھوں انگریز شب و روز ہم میں رہتے ہیں، اور ہزاروں ہیں جنکے گھر کسی مسلمان کے گھر سے اسقدر قریب ہیں کہ دونوں میں ایک دیوار سے زیادہ کوئی شے حائل نہیں - وہ دیکھتے ہیں کہ ایک مسلمان روز پانچ وقت نماز پڑھتا ہے، مگر زندگی میں ایک بار بھی کسی انگریز پر جہاد کا حملہ نہیں کرتا، لیکن با ایں ہمہ اگر کسی [illegible] سے پوچھا جاے کہ [illegible]

---

(۱) یہ ان لوگوں کی اوپری ہوائی باتیں ہیں، جو ان کافروں کیطرح کہتے ہیں جو ان سے پہلے ہو گذرے ہیں - اللہ انکو مارے، یہ کس طرح شیطان کے پھندے میں الٹے چلے جارہے ہیں؟

ليے پسند کرتا هے يا جہاد کے لفظ کي سماعت کان کے ليے ؟ تو اميد نہيں که آخر الذکر حالت کو پہلي صورت پر ترجيح دے !

قرآن حکيم نے اپنے نزول کے وقت عيسائيوں کي ايک خصوصيت يه بتلائي تهي :

الذين آتينا هم الکتاب' يعرفونه کما يعـرفون ابناؤهم ' و ان فريقـــا منهـــم ليکتمـــو ن الحق و هم يعـرفون (۲ : ۱۴۱)	جن لوگوں کو کتب آسماني دي گئي هيں وه اسلام کو تهيک اسي طرح پہچانتے هيں ' جيسے اپني اولاد کو' که اسميں کسی کا شک نہيں هوسکتا ' اور انميں کچهه لوگ ايسے بهي هيں' جو ديدهٔ ودانسته حق کو چهپاتے هيں' اور اصليت سے اچهي طرح واقف هيں -

آج بهي عيسائيوں کا اسلام کي نسبت يهي حال هے - آج بهي يورپ کے سياسي حلقوں ميں اسلام کي مذهبي تعليمات کے متعلق جو اتہامات لگاے جاتے هيں' وه کسي غلط فهمي پر نہيں ' بلکه کسي دانسته شيطنت کے دسيسهٔ مخفي پر مبني هيں ' اور اگر اس آيت کريمه کو تمام يورپ پر منطبق کيا جاے ' تو آخري تکرے کا مستحق تهيک تهيک انگلستان هے : و ان فريقاً منهم ' ليکتمون الحق و هم يعلمون -

کروسيڈ کے زمانے ميں يورپ اسلام کي نسبت جو کچهه کہتا تها' اسميں بهي غلط فهمي اور نا واقفيت صرف عام لوگوں کو تهي ' ورنه ايک گروه تها ' جو صرف پوليٹکل اغراض سے دانسته عيسائيوں کے تعصب کو بهڑ کاتا تها ' اور اس قسم کے اتہامات کو شہرت ديتا تها - علي الخصوص مشرقي يورپ کے پادري ' جو اسلام کي تعليم اور مسلمانوں کي طرز معاشرت سے پوري واقفيت رکهتے تهے ' ممکن نه تها که محض غلط فهمي اور سوء فہم کي وجهه سے مسلمانوں کو بت پرستوں کي ايک وحشيانه قوم سمجهتے هوں - اسپين کي درسگاهوں سے صدها عيسائي تعليم حاصل کرکے نکلتے تهے اور کون تسليم کرسکتا هے که وه أن صدها گرجوں سے واقف نه تهے ' جو قرطبه اور غرناطه ميں پوري رونق اور آزادي کے ساتهه ذميوں کي عبادت گاه تهے - ممکن هے که آج بهي انگلستان اور فرانس ميں بہت سي کمزور دل کي ليڈياں هوں ' جو جہاد کا لفظ سنکر سہم جاتي هوں ' مگر جب کبهي اسلام کي جہادي اسپرٹ کي نسبت هنگامه برپا کرايا جاتا هے تو اسکے محرک وهي لوگ هوتے هيں' جو تهيک کسي مسلمان کي طرح جانتے هيں' که اسلام ايک دين صلح و امن هے ' اور ان حالتوں کے سوا جسميں اسکي هستي کے بقا کيليے مدافعت ناگزير هو جاتي هے ' کبهي خون و قتل کو جائز نہيں رکهتا ' ليکن دانسته اسطرح کي مکذوبات کو قائم رکهنا چاهتے هيں ' کيونکه جب تک اسلام کو مجرم ثابت نه کريں' اس وقت تـک اسکو سولي پر چڑها نہيں سکتے -

دنيا کو نہيں بدلي ' مگر دنيا کي هر چيز کا غلاف بدل گيا هے - ايک زمانه تها ' جب انهوں نے يروشليم کيليے مذهب کے نام پر جہاد کيا تها - اب اس طريقه سے شرم آتي هے - پس تہذيب' تمدن اور استيصال وحشت کے نام سے ايک کروسيڈ شروع کرديا گيا هے - پهر جب تک اسلام کي وحشت قائم نه رکهي جاےگي ' تمدن کا ديوتا کيونکر اسکي قرباني قبول کرے گا ؟

آج سے نہيں بلکه عرصے سے هم کو معلوم هے که بعض مسيحي حلقوں ميں هماري نسبت کيا خيال کيا جاتا هے ؟ هم جانتے هيں که منجمله اور بہت سي باتوں کے ايک لفظ "جہاد" کا اعادهٔ و تکرار بهي هے - بہت سے لوگ هيں جو اس لفظ کو سنکر سرسے ليکر پاؤں تک کانپ اٹهتے هيں ' اور الهلال کي سطروں پر انگلياں رکهکر گننا شروع کرديتے هيں که يه لفظ هر صفحه ميں کتني مرتبه استعمال کيا گيا هے ؟ بيشک هم نے اغاز جنگ طرابلس کے وقت جو تقرير کي تهي ' اسميں جنگ طرابلس کو جہاد سے تعبير کيا تها اور اسکو ايک اسلامي مسئله اور يورپ کي اصطلاح کے مطابق ايک ديني جنگ بتلايا تها - اسميں بهي شک نہيں که الهلال کے صفحوں پر هم نے هميشه اس جنگ کو جہاد قرار ديا اور " ناموران غزوهٔ طرابلس " کي ايک مستقل سرخي رکهي - يه بهي واقعه هے که ابهي ابهي ۲۷ - اکتوبر کي تقرير ميں هم نے علانيه مسلمانوں کو جہاد کي دعوت دي' اور وهي کہا جو مسلمانوں کو هميشه کہا گيا هے که " جاهدوا باموا لکم و انفسکم في سبيل الله " يه بهي سچ هے که هم جابجا قران کريم کي اُن آيتوں کا جسميں جہاد کا ذکر هے' موجوده حالات پر بحث کرتے هوے لکهتے هيں' اور در اصل يهي همارا جرم حقيقي هے که قران نامي ايک کتاب هے' جسے هم ترک نہيں کرسکتے - يه تمام صحيح اور ناقابل تاويل واقعات هيں' جنکو قبل اسکے که آور لوگ تلاش و جستجو کے بعد مرتب کريں ' هم نے خود هي يہاں جمع کر ديا هے - ليکن پهر هم نہيں سمجهتے که هم سے کيا چاها جاتا هے ؟ هم نے اگر جنگ طرابلس اور بلقان کو لفظ جہاد سے تعبير کيا ' تو در حقيقت يه همارا ايک احسان عظيم هے که مسيحي دنيا کو اسلام کي رحمت سے اب بهي محروم رکهنا نہيں چاهتے - اگر هم نے کہا که مسلمانوں کيليے طرابلس اور بلقان ميں ايک معرکه جہاد گرم هے نه که قتال ' تو في الحقيقت يه کہکر ايک بہت بڑے خطرهٔ عظيم کو يورپ کے سر سے ٹالديا ' جسميں عجب نہيں که وه کسي وقت گرفتار هو جاتا - کيونکه اگر هم موجوده لڑائيوں کو جو يورپ کا جديد کروسيڈ اسلام کے مقابلے ميں جاري کيے هوے هے' اپني ديني جنگ کي جگهه مسيحيت کي " مدني جنگ " سمجهه ليں' تو يورپ ياد رکهے که پهر همارا وجود يقيناً اسکے ليے ايک بے امان خطره هوجاے گا - پهر همارے سامنے بهي يورپ کے جنگ مدني کا نمونه اتباع و پيروي کے ليے آجاے گا - پهر ممکن هے که مسلمان بهي مقابل فريق جنگ کے سوا هر وجود مسيحي کو ويسا هي مستحق قتل و غارت سمجهه ليں ' جيسا که ۲٦ - اکتوبر کو جنرل کنيوا نے طرابلس کي مدني جنگ ميں سمجها تها - ممکن هے که انکي تلوار بهي کسي بوڑهے مرد ' اور کسي کمزور عورت کو مستثنیٰ نه کرے' جسطرح شہر طرابلس ميں اٹلي کے جنگ جويان تمدن نے کيا تها - کچهه بعيد نہيں که وه بهي مقتول لاشوں کے اُسي طرح ٹکڑے ٹکڑے کرديں ' جس طرح جنگ روم و روس ميں روسي کاسکوں نے ترک لاشوں کے ساتهه کيا تها ' اور کيا عجب هے که اختتام جنگ کے بعد وه بهي اپنے کسي دشمن کي لاش کو قبر سے نکالکر لٹکا ديں ' جسطرح

سوڈان کے فاتح کو کرنا پڑا تھا - یہ سب کچھہ ھو سکتا ھے ' کیونکہ مسلمانوں کے آگے پھر ایک " مدني جنگ " ھوگي نہ کہ دیني ' لیکن اگر ھم نے موجودہ لڑائیوں کو قتال دیني سے تعبیر کیا ' اور اسکو (بزغم یورپ) ایک حرب دیني قرار دیا ' تو پھر معاً ھمارے ھاتھہ بندھجائیں گے ' ھماري تلوار مقید ھوجاے گي ' اسکي خود مختاري اور بے روک ازادي قائم نہیں رھے گي ' کیونکہ اسکو حکم قراني کي سلطنت کے ما تحت ھو جانا پڑے گا ' جو کہتا ھے کہ :

وقاتلوا في سبیل الله الذین یقاتلونکم ' ولا تعتدوا ' ان الله لا یحب المعتدین -	الله کي راہ میں صرف انکو قتل کرو جنھوں نے تمھارے ساتھہ مقاتلہ کیا ھے - اور زیادتي مت کرو ' الله تعالے ظلم و زیادتي کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا -

پس ھمارے لیے معصیت ھوجاے گا ' ھم اپنے خدا کي نظروں میں مبغوض ھوجائیں گے ' اگر اُن لوگوں کے سوا جو مسلمانوں کے مقابلے میں صف آرا ھیں ' کسي دوسرے غیر مسلم کو اپنا مخالف سمجھیں گے ' اور کوئي ادنی قسم کا بھي نقصان پھنچائیں گے - کیونکہ پھر ھماري تمام جنگ " الذین یقاتلونکم " میں محدود و مقید ھو جاے گي - قران نے ھم کو حکم دیا ھے کہ :

لا ینھاکم الله عن الذین لم یقاتلوکم في الدین ' ولم یخرجوکم من دیارکم ' ان تبروھم وتقسطوا الیھم ' ان الله یحب المقسطین	جن لوگوں نے تم سے دین کیلیے جنگ نہیں کي ' اور تم کو گھروں سے نہیں نکالا ' الله اس سے نہیں روکتا کہ تم انکے ساتھہ احسان اور بھلائي کرو ' اور انصاف کے ساتھہ پیش آو ' کیونکہ الله عدل کرنے والوں کو محبوب رکھتا ھے -
انما - ینھاکم الله عن الذین قاتلوکم في الدین ' واخرجوکم من دیارکم ' وظاھروا علی اخراجکم ' ان تولوھم ومن یتولھم فاولئك ھم الظالمون (۶۰ : ۳۰)	الله تو تم کو صرف انھي لوگوں سے میل وملاپ رکھنے کو روکتا ھے جنھوں نے تم سے مقابلہ کیا ' اور تم کو گھروں سے نکالا ' یا تمھارے دشمنوں کي مدد کي - بیشک جو شخص ایسے لوگوں سے دوستي رکھے گا ' اسکا شمار مسلمانوں پر ظلم کرنے والوں میں ھوگا -

پہلي آیت میں نھي کي نفي کردي گئي تھي کہ غیر محارب جماعتوں سے (اگرچہ وہ محارب جماعتوں کے ھم جنس و ھم مذھب ھي ھوں) دوستي وحسن معاملة سے نہیں روکا جاتا ' لیکن پھر اسکو بھي اظھار رافت و رحمت کے لیے کافي نہیں سمجھا ' اور دوسري آیت میں مکرر نھي کا حصر کیا گیا ' تاکہ مطلب واضح ہو ' اور حکم بالکل غیر مشتبہ ھو جاے - " انما " حصر کیلیے تھا ' مگر " فاولئك ھم الظالمون " بھي افادۂ معنے حصر کرتا ھے -

پس اگر ھمارے سامنے ایک " حرب دیني " ھوگا ' تو ھمارے لیے محال ھوجاے گا کہ فریق جنگ کے اعمال کا انکي پوري جنس اور قوم کو ذمہ دار سمجھیں - اس صورت میں ھم " متمدن " نہونگے ' بلکہ " مسلمان " ھونگے ' اور ھمارے تمام اعمال تابع اسلام ھو جائینگے - ھم دیکھیں گے کہ طرابلس میں ایک مسیحي قوم ھم پر ظلم و ستم کر رھي ھے ' مگر ھم ھندوستان میں تمام عیسائیوں سے دوستي وحسن معاملة کے ساتھہ پیش آئیں گے ' اور انکو اپنا دشمن نہیں سمجھیں گے ' کیونکہ یورپ کي مدنیة نہیں ' مگر خدا نے ھم کو ایسا ھي حکم دیا ھے - ھم دیکھیں گے کہ بلقان کي مسیحي سازش اور انکے یورپین پس پردہ معاون ' محض ظلم و عدوان سے ھم پر حملہ آور ھیں ' مگر ھم ھندوستان میں کسي یورپین کو ' حتی کہ کسي بلغاري یا سروین کو بھي تیز نظر سے نہ دیکھہ سکیں گے ' کیونکہ اس نے اسلام کے مقابلے میں تلوار نہیں اٹھائي ھے - اور اگر ھم میں سے کوئي اسکے خلاف کریگا ' تو وہ حسب تعلیم قرآن خدا کي نظر میں مبغوض ' اسکي محبت سے محروم ' اور سب سے بڑھکر یہ کہ مسلمان نہوگا -

پھر ھمکو ھمارے مخاطبین صاف صاف بتلادیں کہ ان دونوں صورتوں میں سے وہ کونسي صورت پسند کرتے ھیں ؟ جنگ مدني یا جنگ دیني ؟ قتال و حرب ' یا قتال جہاد ؟ اگر جہاد کا لفظ انکو خوش نہیں آتا ' تو اعلان کردیں تاکہ ھم بھي حرب دیني کو چھوڑ کر یورپ کے مدني جنگ کو سیکھنے کي کوشش کریں -

---

جنگ پر ایک جرمن جرنیل کے خیالات

— * —

جرمن میجر جنرل امہاف پاشا ' سابق لفٹنٹ جنرل افواج ترکي ' نے ایک سوال کے جواب میں مندرجہ ذیل رائے ظاھر کي ھے -

" ترکي افواج کے سپہ سالار اعظم ھز ایکسیلنسي ناظم پاشا ایک نہایت ھی صاحب تدبیر اور روشن دماغ آدمي ھیں - وہ نہایت ھي اطمینان اور سکون کے ساتھہ جنگي تیاریوں کو عمل میں لاتے ھیں قبل از وقت فیصلوں سے وہ ھمیشہ احتراز کرتے ھیں -

ناظم پاشا اپنے دستوں کو ایڈریا نوپل کي نواح میں مجتمع کررھے ھیں - انکي سب سے بڑي کوشش افواج کو ایک مقام پر اکھٹا کرنیکي ھے - اپني جمیعت کا کثیر حصہ وہ ایڈریا نوپل اور قرق قلعسي کے قریب بلغاري افواج کي مزاحمت و مدافعت کیلیے رکھینگے -

" مقدوني جنگي مرکزوں کے واقعات کو میں ھرگز بنظر استحسان نہیں دیکھتا اور نہ ھي انکي کوئي وقعت میري نظر میں ھے - موجودہ فتوحات بھي حقیقت میں آیندہ پیش آنیوالے بڑے بڑے واقعات کا پیش خیمہ ھیں - جہانتک مجھے علم ھے اب تک ترک محض مدافعت کرتے رھے ھیں -

اسوقت تک ترکي فوج ھرگز حملے کا پہلو نہ لیگي - اب سب سے زیادہ ضروري واقعہ جسکا ھم انتظار کر رھے ھیں ایڈریا نوپل کي جنگ ھے - اسکے فیصلہ کے بعد معاملات کي صورت پر ایک قطعي راے قائم کرنیکے مجاز ھونگے "

[ایڈریا نوپل پر ترکوں کي عظیم الشان فتح کا مژدہ ناظرین ۹ - اکتوبر کي تار میں سن چکے ھیں - اب جرمن موصوف کي راے کے مطابق جنگ کا جو فیصلہ ھوگا وہ ظاھر ھے - اور یوں انجام کار تو خدا ھي کے ھاتھہ میں ھے]

مقالات

الاسلام والاصلاح

— * —

(۱)

حال میں مطبع (المؤید) مصر سے ایک نہایت اہم رسالہ شائع ہوا ہے- سنه ۱۸۷۸ میں سر رچرڈ ووڈ دولۃ برطانیه کي طرف سے تیونس میں وکیل تھا - یه وہ زمانه تھا ' جب جنگ روم و روس کے بعد دولۃ عثمانیه نے جدید اصلاحات شروع کي تھیں ' مگر تمام یورپ تعصبات سے لبریز ہو رہا تھا اور خود انگلستان میں مسٹر گلیڈ اسٹون اور انکے ہم مشرب اسلام کو ظلم و فساد کا سر چشمه بتلاتے تھے ' اور اعلان کررہے تھے که کسي اسلامي حکومت سے امن و نظام اور اجراے اصلاحات کي اُمید رکھنا بالکل جنون ہے -

سر رچرڈ وڈ عرصے تک تیونس میں رہا تھا ' اس سے پہلے دمشق میں بھي انگریزي قنصل تھا ' شام کے مختلف شہروں میں سالہا سال بسر کیے ہے ' علماے اسلام سے اسکي صحبتیں رہي تھیں ' عربي زبان پر اسکي نظر تھي ' اس نے یه حالت دیکھکر ایک مبسوط تحریر " اصلاح اور اسلام " کے موضوع پر لکھي ' اور اسکو سرکاري طور پر لارڈ بیکنس فیلڈ وزیر خارجیه برطانیه کے سامنے پیش کیا - چنانچه سنه ۷۸ - میں یه پوري تحریر بلو بک کي صورت میں شائع کردي گئي -

اس زمانے میں اس کا عربي ترجمه ممالک اسلامیه میں شائع ہوا تھا ' اسي کي نقل ہے ' جسے الاسلام و الاصلاح کے نام سے (شیخ محب الدین خطیب) ایڈیٹر المؤید نے اپنے دیباچے کے ساتھه شائع کیا ہے -

اس رسالے کے مضامین اسقدر اہم اور ضروري ہیں که ہم چاہتے ہیں ' انکا اقتباس اردو میں بھي شائع ہوجاے ' چنانچه ایک ٹکڑہ آج شائع کرتے ہیں - اصل رسالہ " کتب خانۂ علوم اسلامیه " علي گڈہ سے ملسکتا ہے قیمت چھہ آنه ہے -

---

مائي لارڈ ! میں آپ سے چند ایسے ملاحظات کے عرض کرنیکا شرف حاصل کرنا چاہتا ہوں ' جنکا تعلق ان انتظامي اصلاحات سے ہے جو دولت عثمانیه میں جنگ کریمیا کے بعد عمل میں آئي ہیں - اس مختلف فیه موضوع کے باب میں جرأت اظہار راے کي معذرت کیلیے یه کہنا کافي ہے که میں تمام برطانوي قنصلوں میں سب سے پرانا قنصل ہوں - مجھے مناسب معلوم ہوتا ہے که میں دولت عثمانیه کے ماضي اور حال میں فرق بیان کروں ' تا که وہ اہم اصلاحات جو اس نصف صدي کے اندر عمل میں آئي ہیں بخوبي روشن ہوسکیں -

اس نصف صدي میں مجھے مشرق سے تعلق رہا ہے ' اور اسکے مختلف الجنس و الملۃ باشندونکے حالات سے باخبر ہونے کا موقع ملا ہے ' اسلیے انکے گذشته اور موجودہ حالات میں فرق بیان کرنا میرے لیے آسان ہے -

لوگ سمجھتے ہیں که شریعت اسلامیه اصلاحات کے خلاف ہے اور اسلیے دولت عثمانیه انکي بابت اپنے وعدے پورے نہیں کرسکتي میں نے اسي وہم کے دفع کرنیکے لیے کسیقدر تفصیل سے اصول اسلام اس رپورٹ میں بیان کیے ہیں -

اسلام اور مدنیۃ

لوگ یه سمجھتے ہیں که اسلام ذمي اور مسلم میں مساوات کے برخلاف ہے ' وہ اسباب مدنیت و ترقی کے ساتھه ساز نہیں کرسکتا ' اسلیے که وہ ترقي علوم اور انتشار معارف کے خلاف ہے ' میں اس خیال کے بطلان کیلیے تیونس کے شیخ الاسلام کے فتوي کو کافي خیال کرتاہوں - اس فتوي کا خلاصه یه ہے : " وہ اصلاحات جو اسوقت دولت عثمانیه کے پیش نظر ہیں ' خصوصاً مجلس نیابي (پارلمینٹ) شریعت اسلامیه کے خلاف نہیں ہیں ' بلکه نصوص شرعیه کے بالکل مطابق ہیں " درحقیقت اسي فتوي نے مجھے اس رپورٹ کے پیش کرنے کے لیے مستعد کیا ہے ' تا که لوگوں کو موجودہ حالات میں صحیح واقعات کا علم ہو جاے -

دولت عثمانیه کا گذشته نظام حکومت

دولت عثمانیه کے گذشته حالات جاننے سے پہلے ان اصلاحات کي اہمیت کا صحیح اندازہ نہیں ہوسکتا جو سنه ۱۰۴۰ ع خصوصاً جنگ کریمیا کے بعد سے ملک میں جاري کي گئیں - دولت عثمانیه اپنے مفتوحۃ ممالک کے باشندوں کے مذہب سے کسي قسم کاتعرض نہیں کرتي تھي - ان سے صرف جزیه شرعي لیتي تھي - اور اسکے عوض میں انکي جان ' مال ' اور آبرو کي حفاظت کرتي تھي - ظاہر ہے که یه طریقه نہایت عمدہ تھا اور مذہبي آزادي کے بالکل مطابق تھا - مگر دولت عثمانیه کے مختلف عناصر نه صرف اپنے لغات و مذہب کے اختلافات ' بلکه اپنے قدیمي رنجش و کینه کي وجه سے ایک نہیں ہوسکتے تھے -

ابتداءً دولت عثمانیه کي طرف سے صوبوں کیلیے حکام مقرر کیے جاتے تھے - یه (درہ بک) کہلاتے تھے - انکا کام صوبه کي حفاظت ہوتا تھا ' جو زیادہ تر سرحدوں پر ہوتے تھے - بجاے تنخواہ کے یه ایک ٹیکس باشندگان صوبه سے وصول کرتے تھے - اور (تیمار) کہلاتا تھا - " مقدونیه " میں ایک دوسرا طریقه لشکر سازي کا ایجاد کیا گیا تھا - ایسے خاندانوں کے اعضاء (ممبر) سے (جو اسلام لا چکے تھے اور اپني شجاعت و بسالت کیوجه سے مسلمانوں میں خاص امتیاز حاصل کر چکے تھے) ایک فوج مرتب کیجاتي تھي جو (ینگ چري) کہلاتي تھي - اس فوج کي تعداد برابر بڑھتي رہي - اور اس نے رفته رفته خاص اہمیت حاصل کرلي - لیکن اس فوج کے بعض افراد نے انتظامي اور سیاسي معاملات میں بھي دخل دنیا شروع کردیا چنانچه بہت سے مظالم اور سخت قبیح امور ان سے سرزد ہوے -

لیکن یه معلوم ہے که اس اختلاف عناصر اور تنوع مذاہب کي حالت میں (درہ بک) یا (اصحاب التیمار) کا نظام باقي نہیں رہسکتا تھا - قسطنطنیه کے فتح ہوتے ہي سلاطین آل عثمان نے صوبونکي لیے والي (گورنر) مقرر کیے ' تاکه شریرونکي تادیب اور باغیونکي سرزنش ہوسکے - یه ولاۃ (گورنرس) ہرقسم کے قید و بند سے آزاد رکھے گئے تھے - اگر کوئي قید تھي ' تو وہ یه که حدود شرعیه سے تجاوز نه کریں -

قسطنطنیه اور ان صوبوں میں مسافت بہت تھي ' شاہرا ہیں مفقود تھیں ' اور وسائط انتقال و سفر موجود نه تھے ' اسلیے حکومت مرکزي انکي نگراني نہیں کرسکتي تھي -

مزید براں اسوقت تک باقاعدہ فوج ان صوبجات میں نہیں تھي اسلیے انتظام شہر میں والیونکو ارباب تیمار سے استعانت کي ضرورت ہوتي تھی ' حالانکه ولاۃ خود انھي اشخاص کي نگراني

لیکے مقرر کیے گئے تھے ' (ینگ چري) ان والیونکي نگراني کرتے اور خود انکي نگراني علما کرتے تھے -

یہ والي اپني کمزوري کیوجہ سے اعیان شہر سے ساز کرنے لگے - انکے مقاصد کے حصول میں معاون اور اونکے دسائس و جرائم میں شریک ہونے لگے ' باب عالي کو عہدہ داران حکومت میں سے جو جولوگ اطلاعات دینے کا حق رکھتے تھے ' وہ یہي والي تھے ' مگر وہ کسطرح اصلي حالات سے حکومت کو مطلع کرسکتے تھے ' اسلیے حکومت صوبجات کے اصلي حالات سے ہمیشہ بے خبر رہي ' لیکن با ایں ہمہ عیسائي اپنے فرائض مذہبي نہایت آزادي سے ادا کرتے تھے ' بجز اسکے کہ اگر کہیں گرجا بنانا چاہتے تھے ' تو پہلے باب عالي سے اجازت و فرمان حاصل کرنیکي ضرورت ہوتي تھي ' دو سو برس تک یہي حالت رہي ' اس اثنا میں تمام محکموں کي حالت نہایت ابتر ہوگئي ' رشوت ستاني اور طوائف الملوکي کي گرم بازاري ہوگئي ' اور بالاخر حکومت خواہش پرستي اور خود کامي کا شکار ہوگئي -

آغاز اصلاح

سلطان سلیم ثالث نے جسوقت زمام سلطنت ہاتھہ میں لي اسوقت ملک کي حالت اسدرجہ ابتر تھي کہ انقراض سلطنت کچھہ دور کي بات نہ تھي - سلطان موصوف نے بہت جلد ملک میں نئے انتظامات روشناس کردئے ہوتے ' اگر ینگ چري سنگ راہ نہ ہوگئے ہوتے - " ینگ چري " کے غیظ و غضب اور جمع کید کے جو نتائج ہوے وہ معلوم ہیں ' انکے بعد سلطان محمود ثاني آئے - خدا نے انکو " ینگ چري " کے شیرازہ کے برہم کرنیکي توفیق دي - انہوں نے باقاعدہ فوج کي بنیاد ڈالي - سرکش رجال " درہ بک " کو منقاد کیا - سرداروںکے " تیمار " کو موقوف کیا - سلطان محمود در حقیقت اس باب میں نہایت خوش نصیب تھے ' کیونکہ یہ سردار بسا اوقات والیوں سے ملجاتے تھے اور حکومت کي نافرماني اور بغاوت میں مدد دیتے تھے - سلطان محمود ثاني کے بعد سلطان عبدالمجید آئے - انہوں نے اعلان شاہي شائع کیا - یہ اعلان قصر سلطاني میں پڑھا گیا - اس اعلان میں منجملہ دیگر امور کے یہ بھي تھا کہ - .

(۱) تمام فیصلے علانیہ ہونگے -

(۲) ان فیصلونکا اجرا یا تنسیخ قسطنطینیہ میں ہوگي -

(۳) سزاے موت بغیر باب عالي کي اجازت کے کسي حالت میں نافذ نہ ہوگي -

(۴) عہدہ داران حکومت میں سے جو شخص ان قواعد کي خلاف ورزي کریگا ' نہایت سخت سرزنش کا مستوجب ہوگا -

مجھے اس اعلان کے متعلق زیادہ تفصیل سے لکھنے کي ضرورت نہیں ' بلکہ صرف اسقدر کافي ہے کہ خونریزي کا انسداد ' جان ' مال ' اور آبرو کي حفاظت ' ضروري انتظامات کا اجرا ' سیاسي آزادي میں توسیع ' عہدہ داران حکومت سے باز پرس ' قرعہ عسکري ' سرکاري اموال کي تحصیل ' اور بموجب احکام شرع کے انکي تقسیم ' یہ اسي فرمان کے نتائج تھے -

اکثر لوگوں نے اس فرمان کا استقبال نہایت درجہ مسرت کیساتھہ کیا ' مگر جو لوگ کہ گذشتہ بدنظمیوں سے فائدہ اٹھانے کے عادي تھے انکو سخت ناگوار ہوا اور انہوں نے خردہ گیري شروع کردي -

ہم جب ان طویل اور مستمر کوششونکو سونچتے ہیں ' جو متمدن اقوام نے اصلاح ادارات اور حسن انتظام کے حاصل کرنے میں کي ہیں ' تو ہم کو اس امر پر کچھہ تعجب نہیں ہوتا کہ دولت عثمانیہ میں یہ امور دفعۃً کیوں نہ موجود ہوگئے

با اینہمہ مخالفین دولت عثمانیہ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ یہ تجویزیں ابتک بارآور نہیں ہوئیں ' اور اس ناکامي کي وجہ شریعت اسلامیہ کو قرار دیتے ہیں - اسلیے یہاں قدرتا دو سوال پیدا ہوتے ہیں -

(۱) دولت عثمانیہ کے مجوزہ اصلاحات شریعت اسلامیہ کے موافق ہیں یا نہیں ؟

(۲) دولت عثمانیہ نے اصلاحات کي بابت اپنے وعدے پورے کئے یا نہیں ؟

اسلام اور اصلاح

سب سے پہلے تیونس کے شیخ الاسلام کے فتوے کا ذکر کرنا چاہتا ہوں علامہ احمد بن البجوفہ ایک وسیع النظر ماہر اصول فقہ ' زمانہ شناس عالم ' اور تیونس کے شیخ الاسلام ہیں - یہ ظاہر ہے کہ وہ کبھي ایسے فتوے کے لکھنے اور اسکو جرائد عربیہ میں شائع کرنے کي جرات نہیں کرینگے ' جو اصول شریعت اسلامیہ کے خلاف ہوگا - یہ فتوی جسکا میں نے ابھي ذکر کیا ' شیخ موصوف کا ہے - وہ اسمیں اولاً ان جہال پر افسوس کرتے ہیں ' جو احکام شریعت کے خلاف حکم دیتے ہیں اسکے بعد لکھتے ہیں کہ شریعت اسلامیہ کا ام الاصول " الامر بالمعروف والنہي عن المنکر " ہے - حفظ مصالح ' تائید حق ' اور کف نفس میں معاونت و مساعدت مسلمانوں کے فرائض میں سے ہے - شیخ موصوف نے جہاں امام کے حقوق اور اسکے فرائض کا ذکر کیا ہے ' وہاں لکھتے ہیں کہ " شریعت نے امام کے تمام احکام کے ساتھہ مصلحت عامہ کي قید ضروري لگادي ہے - امام وہ حکم جو مصلحت عامہ کے خلاف ہو ' شریعت کي رو سے نا اہل ہے - اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ نکتہ چیني جائز ہے ' اور مشورہ کي ضرورت ہے - اس کي تائید اس آیت سے ہوتي ہے " ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف و ینہون عن المنکر " اس کے بعد آگے چلکر شیخ موصوف لکھتے ہیں - " اگر ذمیوں میں ایسے اشخاص ہیں ' جو قابل وثوق ہوں ' جنکے علم ' دیانت ' اور خلوص خدمت پر اعتماد کیا جاسکے ' تو انکو مشیران دولت میں داخل کرنے سے امام کو کوئي امر مانع نہیں ہے - اسکے بعد شیخ موصوف نے بہت سي آیات نقل کي ہیں ' جن سے حقوق ذمیین واضع ہوتے ہیں پھر لکھا ہے :

جو شخص امعان نظر سے ان آیات کو پڑھیگا ' اسپر یہ ثابت ہوگا کہ امام کو اہل راے کي طرف رجوع کرنا چاہیے - اور اپني مجالس میں بار دینا چاہیے - اگر ذمیون میں ایسے اشخاص ہوں ' جو وطن کي مدافعت میں مسلمانوں سے زیادہ قوي ہوں ' یا کسي دوسري شے میں مسلمانوں سے زیادہ واقف ہوں ' تو امام کو انکي رایوں سے مستفید ہونا چاہیے ' ایسے لوگ اگر اپني قوم کے مصالح و حقوق کیلیے اپني قوم کي طرف سے نیابۃً ہماري مجالس میں آئیں ' تو کیا حرج ہے ' بلکہ ایسے لوگ اگر مسلمانونکے نائب ہوں ' اور انکے حقوق کي مدافعت کریں ' تو اسمیں بھي کوئي مضائقہ نہیں -

شیخ موصوف نے ان اقوال کي تائید صاحب الشریعہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کي سیرۃ سے کي ہے ' اسکے بعد وہ ذمیونکے ان حقوق کو بیان کرتے ہیں ' جو مسلمانوں پر واجب ہیں -

(باقي آیندہ)

بقیه

تقریر " مسئلۂ اسلامي " پر

— * —

جو ۲۷ اکتوبر کو ایڈیٹر الهلال نے کلکته میں کي

— * —

(۲)

— * —

حضرات !

وه قوم جسکا ظهور تیره سو برس هوے " مکه " نامي ایک جزیره نما سے هوا تها اور جو مسلم کے لقب سے پکاري جاتي هے ' اسکا عقیده تو یهي هے ' جسکو میں نے بیان کیا ' لیکن بد بختي سے ایک دوسري قوم بهي هم میں موجود هے ' جو اس حقیقت کو تسلیم نهیں کرتي - یه وه لوگ هیں ' جنهوں نے اپني دنیوي عزت و شوکت کا جوا دهیلا هے ' اور اسکے لیے علمت مظاهر کو ایک بازیچه بنالیا هے - هواے نفس جنکا اله هے ' حکام و امرا جنکے معبود هیں ' درهم و دینار جنکا قبله هے ' غلامي و تعبد جنکي شریعت هے ' جو قریش مکه کے صامت و ساکن بتوں کي جگهه سمندر پار سے آئے هوے متحرک بتوں کو پوجتے هیں ' جو وحي الهي کي جگهه سمائے شمله سے اترے هوے احکام و فرمان کو اپني کتاب و سنت یقین کرتے هیں ' اور جنکے قلوب " اصابع الرحمن " کي جگهه " اصابع الشیطان " میں هیں ' (یقلبها کیف یشاء) غرضکه : الذین یستحبون الحیوة الدنیا علی الاخره ' و یصدون عن سبیل الله ' و یبغونها عوجا ' اولئك فی ضلال بعید (۱۰ : ۴۰)

تو اے حضرات ! اس قوم کے عقیدے میں " پان اسلام ازم " یا " اسلام کا بین الملي اتحاد " ایک کفر صریح هے - خلافت اسلامي کوئي شے نهیں ' مسلمانان هند کو ترکوں سے کوئي تعلق نهیں ' انکو اپني " خلافت راشده " کے سوا آور کسي طرف گوشه چشم سے بهي نهیں دیکهنا چاهیے ' اگر ایسا کریں تو فرض اطاعت اولو الامر کي خلاف ورزي کے مجرم - ترکي فتح پر تبریک و تهنیت کا تار دینا داخل " خفیف الحرکتي " اور بغیر انکے معبودان کونین کي اجازت کے قطعاً حرام و معصیت ' یه لوگ یورپ کے اُن شیاطین سیاست کے هاتهه میں جو خلافت اسلامیه کے بین الملي اثر کے مٹانے کیلیے تیس برس سے اپنا مشن پهیلا رهے هیں ' ایک آلۂ عمل رهے هیں ' اور همیشه دنیا کو اسکا یقین دلایا هے که مسلمانان هند کو خلافت اسلامي اور ترکوں کے بقاؤ فنا سے کوئي تعلق نهیں -

حالانکه جسوقت اپنے معبودان باطل کے آگے ان لوگوں کي زبان و قلم سے یه جملے نکل رهے تهے ' یقین کیجیے که اس وقت الله اور اسکے ملائکه کي لعنت اور پهتکار ان پر نازل هو رهي تهي ' کیونکه اسطرح بے تعلقي ظاهر کرکے یه اس رشتے کو کاٹ رهے تهے ' جسکو خدا نے ابراهیم و محمد (علیهما الصلوة والسلام) نے تمام دنیا کے مسلمانوں میں قائم کردیا هے ' اور گویا اسپر اپني رضاؤ مسرت ظاهر کرتے تهے که وه لاکهوں مسلمان ' جو اس اخري وقت میں کلمۂ توحید کي حفاظت کر رهے هیں ' صلیب پرستوں کي تلواروں سے فنا کردیے جائیں - یه الله اور اسکے رسول کو اذیت دیتے تهے ' کیونکه مسلمانوں کي اذیت پر خوش تهے ' اور مسلمانوں کي اذیت پر خوش هونا عین الله اور اسکے رسول کي اذیت پر خوش هونا هے :

ان الذین یوذون الله و رسوله ' لعنهم الله فی الدنیا والاخره '	جو لوگ الله اور اسکے رسول کو اذیت دیتے هیں ' دنیا اور اخرت میں الله نے اُن پر لعنت کي اور
واعد لهم عذاباً مهینا (۳۳ : ۵۸)	انکے لیے ایک ذلت بخش عذاب طیار کر دیا گیا هے -

اب زمانے نے پلٹا کهایا هے ' زمین اور اسمان ' دونوں طرف سے تاز یانه هاے عذاب انپر پڑ رهے هیں ' اسلیے گو دل نه هلے هوں ' مگر زبانیں کچهه کچهه هلنے لگي هیں - اب ترکوں سے اسقدر بے مهري ظاهر نهیں کي جاتي ' خلافت اسلامي کا نام آتے هي اس سے انکار تبري کے تار " پانیر " میں نهیں بهیجے جاتے ' مدت سے کوئي پمفلٹ بهي مسئلۂ خلافت پر شائع نهیں کیا گیا هے ' رزولیوشنوں کے پاس کردینے سے بهي چنداں انکار نهیں هے ' بعض اصحاب کي تو بظاهر اسدرجه قلب ماهیت هوگئي هے که علانیه ترک مجروحین کے لیے چندے میں بهي شرکت کر رهے هیں ' تاهم هم کو معلوم هے که اس انقلاب حالت کي اصلي علت کیا هے ؟ اور انکے ظاهر اور باطن میں باهم کیا ربط هے ؟

واذا لقوا الذین امنوا ' قالوا آمنا ' واذا خلوا الی شیاطینهم قالوا انا معکم انما نحن مستهزون (۲ : ۱۳)	یه منافق جب مسلمانوں سے ملتے هیں ' تو کہتے هیں که هم مسلمان هیں ' لیکن جب اپنے شیطانوں کے پاس تنهائي میں جاتے هیں ' تو کهتے هیں که دل سے تو هم تمهارے هي ساتهه هیں ' ظاهري کار روائیاں جسقدر هماري هیں وه ایک تمسخر و دل لگي سے زیاده نهیں -

الله یستهزي بهم و یمدهم في طغیانهم یعمهون -

اے اخوان ملت ! آج وقت آگیا هے که دلوں پر سے پردے اٹهه جائیں اور کفر اور ایمان میں تمیز هو جاے - یقین کیجیے ' که یه ایک سب سے بڑي اور شاید آخري ابتلاے عظیم هے ' جو صرف اسلیے هے که الله مدعیان ایمان کو آزمانا چاهتا هے :

و لنبلونکم حتی نعلم المجاهدین منکم و الصابرین منکم (۴۰ : ۲۰)	اور الله تم کو آزمائیگا ' یهاں تک که سچے مجاهد اور صابر ' جهوٹوں سے الگ هو جائیں -

آج وه دن آگیا هے ' جب مسلمانوں کے دل پهلوؤں کي جگهه انکے چهروں پر آجائیں گے - جبکه یا تو دلوں کي سیاهي سے انکي پیشانیاں بهي تاریک هو جائیں گي ' یا دل کي ایماني روشني انکي پیشاني پر چمکنے لگے لگي :

یوم تبیض وجوه و تسود وجوه ' فاما الذین اسودت وجوههم ' اکفرتم بعد ایمانکم ' فذوقوا العذاب بما کنتم تکفرون ' و اما الذین ابیضت وجوههم ' فعي رحمة الله هم فیها خالدون - (۳ : ۱۰۲)	وه دن ' جبکه یا تو چهرے چمک اٹهیں گے یا سیاه پڑ جائیں گے - پهر جن لوگوں کے چهرے سیاه پڑجائیں گے ' وه ' وه لوگ هونگے ' جنهوں نے ایمان لانے کے بعد انکار کیا ' اور انکے لیے وهي عذاب هوگا - جس سے وه انکار کیا کرتے تهے ' اور جن لوگونکے چهرے چمکنے لگیں گے ' انکے لیے الله کي رحمت کا آشیانه هوگا ' جسمیں همیشه کیلیے انکو جگهه مل جاے گي -

یاد رکهیے که خدا تعالی اپنے کلمۂ توحید کي حفاظت کیلیے هم مسلمانوں کي اعانت کا محتاج نهیں هے ' بلکه هم اسکے فضل کے محتاج هیں - اس تیره سو برس کے اندر اسلام میں کتني قومیں آئیں اور اپني اپني باري سے اسلام کي حفاظت کا فرض ادا کر گئیں - اگر اس آخري آزمایش میں بهي هم پورے نه اترے ' تو کیا عجب هے که قدرت الهي اپنے دین مبین کي حفاظت کے لیے دوسروں کو چن لے ' اور هم کو اُسي طرح اپنے دروازے سے مطرود و مردود کردے ' جس طرح هم سے پہلے بهت سي قومیں هو چکي هیں :

یـــا ایـهـــا الــــنـــاس : انتـــم الفقــــراء الی الله واللــه هو الغني الحمیـد ان یشاء یـــذهـــبـــکـــم ویات بخلق جدید ما ذالک علی الله بعزیز (۳۵ : ۱۷)

اے لوگو! تم الله کے دروازے کے فقیر و سائل ہو' الله تو تمهاري مدد سے بے نیاز ہے - اگر وہ چاهے تو تم سے اپنا رشته کاٹ لے' اور ایک دوسري مخلوق پیـدا کردے' اور اسکے لئے یه کچهه مشکل نہیں ہے

الله کے عجائب کار وبار قدرت کے یه تماشے پہلے هي دن سے هیں' کیا نہیں دیکھتے که اُس نے مکه کي سر زمین کو سرزمین محبوب هونے کا شرف عطا فرمایا' اور قریش مکه کو اپنے نور رسالت کا حامل بنایا' لیکن جب انهوں نے اس احسان الهي کی قدر نه کي' تو غیرت الهي نے کہاکه وہ اپنے کاموں کي تکمیل کیلیے کچهه سرزمین مکه هي کا محتاج نہیں ہے' دین حق کي اعانت کیلیے مدینے والوں کو بهیج دیا :

یا ایهـا الذیـن امنـوا ! من یرتد منکم عن دینه' فسوف یاتي الله بقوم' یحبهـــم و یحبـونـــه (۵ : ۱۰۸)

اے مسلمانو! اگر تم میں سے کوئي دین الهي سے منه موڑلے گا تو الله کو اسکي کچهه پروا نہیں' وہ ایسے لوگونکو موجود کر دیگا جن کو وہ دوست رکھے گا' اور وہ اسکو دوست رکھیں گے -

الی الجهاد في سبیل الله

اے اخوان عزیز! میں جس چیز کے اعلان سے نہیں ڈرتا' تعجب ہے اگر اپ اسکي سماعت سے خوف زدہ هوں - میں کہتا هوں که هر اُس مومن پر جو الله' اسکے رسول' اور اسکي کتاب پر ایمان رکھتا ہے' فرض ہے که آج جهاد في سبیل الله کیلیے اٹهه کهڑا هو' سب سے پہلا جهاد اسکے لیے جهاد مال ہے' اور اسکے بعد اگر ضرورت هو تو جهاد نفس و جان - مال و متاع کو بهیجدو' اور اپني جانوں کو هتیلیوں پر طیار رکھو! آج اگر ضرورت پیش نه آئي تو کیا مضائقه' کل کو کوئي نه کوئي صورت نکل هي آے گي' یه متاع ایسي نہیں' جسکي طیاري بیکار جاے -

بطاعت کوش گر عشق بلا انگیز مي خواهي
متاعے جمع کن' شاید که غـــارت گر شود پیدا

مسلمانو! یاد رکھو که اوروںکي جانیں انکے قبضوں میں هونگي' مگر هم مسلمانوں کي جانیں همارے اختیار میں نہیں هیں - اسلام ایک خرید و فروخت ہے' جو ناقص کو لیتا ہے اور کامل کو دیتا ہے' فنا کو خریدتا ہے اور بقا اسکي قیمت میں دیتا ہے - هم نے جس وقت اقرار کیا که هم مسلم هیں' اسي آن اسکا بهي اقرار کرلیا که هماري جانیں اسلام کے هاتهه بک گئیں - اسلام کے معنے هي یهي هیں که خداے واحد کے آگے اپني گردنوں کو جهکا دینا' پهر خواہ وہ اسے دوستوں کي گود میں ڈالدے' یا دشمنوں کي تیغ کے سپرد کردے - کیا نہیں دیکھتے که جب حضرت ابراهیم نے حکم الهي کے آگے سرجهکا دیا' اور حضرت اسماعیل کي گردن قربان هونے کیلیے مستعد هوگئي' تو اُس وقت فرمایا :

فلما "اسلما" و تله للجبین و نا دیناه ان یا ابراهیـــم قـد صـــدقت الرو یا' انــا کــذالــک نجـــزي الــمحسنیـن - (۳۷ : ۳۱)

پس جب وہ دونوں "مسلم" هوئے اور ابراهیم نے اسماعیل کو پیشاني کے بل زمین پر گرادیا تا که ذبح کرے' تو هم نے پکارا که اے ابراهیم (بس کرو) تم نے اپنا خواب پورا کر دکھا یا'

خدا نے باپ کے ارادے' اور بیٹے کي جان کي قرباني کو "اسلما" کے لفظ سے تعبیر کیا' که في الحقیقت اصلیت اسلام "قرباني" هي کے لفظ میں پوشیدہ ہے - پس اے اخوان عزیز! جان دینا تو اسلام کا وہ پہلا عهد ہے' جسکے بغیر وہ کسي کا هاتهه هي اپنے هاتهه میں نہیں لیتا!

ان الله اشتـــري من المـــومنین انفسهـــم و اموالهـــم بان لهـــم الجنـــه ( )

بیشک الله نے مومنوں کے فاني جان و مال کو خرید لیا ہے تا که اسکي قیمت میں جنت کي باقي اور دائمي زندگي عطا فرماے

اے عزیزان غیور! مال و متاع دنیوي کا جو حال ہے' وہ کس کي نظر سے پوشیدہ ہے؟ کون ہے جس نے اپني زندگي میں دولت و جاہ کے فناے عاجل کے دو چار تماشے نہیں دیکھے هیں؟ رهي جان' تو وہ بهي ایک ایسي جنس فاني ہے' جو رهنے کیلیے نہیں بلکه جانے هي کے لیے ہے - آپ دیں یا نه دیں' لینے والا ایک دن لے هي کر چهوڑے گا - پهر جو چیز رائگاں جانے والي هي ہے اگر اُسے دیکر مفت کا احسان اپنے دوست کے سر رکهه سکیں' تو اس سے بڑهکر اور کونسا سودا هو سکتا ہے؟ :

جان بجاناں ده' ورنه از تو بستاند اجـــل
خود تو منصف باش اے دل ایں بکن یا ان بکن

یا ایها الذین آمنـوا مالکم اذا قیل لکم انفروا في سبیل الله اثاقلتم الی الارض' ارضیتـم بالحیٰوۃ الدنیا مـــن الاخرۃ؟ فما متاع الحیاۃ الدنیا في الاخـرۃ الا قلیل - الا تنفروا یعذ بکم عذابـــاً الیما' و یستبدل قوما غیرکـم ولا تضروہ شیئـــا' ان الله علـــی کل شي قـــدیر - (۹ : ۳۸)

اے مسلمانو! تم کو کیا هوگیا ہے که جب تم سے کہا جاتا ہے که راہ خدا میں نکل کهڑے هو' تو تم زمیں پر ڈهیر هوے جاتے هو؟ کیا تم نے اخرت کے بدلے دنیا کي زندگي هي پر قناعت کرلي ہے؟ اگر یهي بات ہے تو یاد رکھو که اخرت کي دائمي نعمتوں کے مقابلے میں دنیا کا مال و متاع بالکل هیچ ہے - اگر تم صداے جهاد سن لینے کے بعد بهي خدا کي راہ میں نه نکلو گے' تو خدا تم کو ذلت اور اُسی و غلامي کے عذاب دردناک میں مبتلا کریگا' اور تمهارے بدلے دوسرے لوگوں کو دین مبین کي مدد کیلیے مستعد کردے گا' تم اسکا کچهه نہیں بگاڑ سکتے' وہ هر چیز پر قادر ہے -

اقرار حق و داد شجاعت عثماني

پیر لوتي فرانس کا مشهور ناولست اور ادیب' آجکل امریکه میں مقیم ہے - وهیں سے اس نے اخبار طان میں یورپ کے نام ایک چٹهي شائع کي ہے - جسمیں لکھتا ہے :

سنه ۱۸۷۰ع میں الجزائر کے عربوں نے همارے خلاف علم بغاوت بلند کیا تها - هم میں سے هر شخص جانتا ہے که انکے مطالبات بالکل واجبي تھے - یه بغاوت اس عظیم الشان حرکت کا پیش خیمه تهي جو جنگ ختم هونے کے بعد پهر پیدا هوئي - ترکي پر اطالیه کے حمله سے اسطرح فائدہ اٹهانا' که عین جنگ کي حالت میں حمله کردینا ریاستهاے بلقان کو کسیطرح زیبا نه تها -

میرا یه اعتقاد ہے که انکا یه حمله بزدلي اور کمینه پن کي انتهائي مثال ہے - میں انکو ایسے بهیڑیوں سے تشبیهه دیتا هوں جو شکار کو زخمي دیکهکر اس پر ٹوٹ پڑتے هیں - یه واقعه ہے که اگر جنگ بلقان نه شروع هوگئي هوتي' تو اطالیا مدافعین کے علی الرغم ساحل طرابلس پر سیادت حاصل کرنے میں کامیاب نه هوتي -

در حقیقت اسوقت یورپ کے مدعیان مسیحیت کا فرض تها که عثماني شجاعت کے احترام کیلیے بیچ میں پڑتے - یه علحدگي کي پالیسي یورپ کے دامن پر ایک سیاہ داغ ہے جو کبهي مٹ نہیں سکتا -

بیشک عثمانیوں نے اپني بسالت و شجاعت کي بدولت اس جنگ میں فخر کے گراں بها تاج حاصل کیے هیں - یه راے صرف میري هي نہیں ہے بلکه اکثر فرانسیسوں کا یهي خیال ہے -

مراسلات

سکریٹری مسلم یونیورسٹی کمیٹی

کیخدمت میں کھلی چٹھی

مجوزہ مسلم یونیورسٹی کے چارٹر کی نسبت گورنمنت کے ارادوں کی کامل شہرت ہوچکی ہے - امت مرحومہ میں جو نا امیدی گورنمنت کے مصدرہ حکم سے پہیلی ہے ' اسکا احساس مجھسے بڑھکر بہت کم لوگوں کو ہوگا - یہ ایک " فیصلہ شدہ " امر ہے کہ گورنمنت کسی صورت میں ہمکو ہمارے حسب منشا اور ہماری پیش کردہ تجاویز کے موافق یونیورسیٹی دینے پر آمادہ نہیں ہے ' لیکن شرایط قرار دادہ گورنمنت ہمکو منظور نہیں ہیں - میں ملت کے اس طبقہ میں سے ہوں ' جسکا خیال ہے کہ یونیورسٹی (ان شرایط پر) ہرگز ملکی اغراض کیلیے کوئی مفید شے نہیں ہو سکتی - نیز اکثر مسلمانوں کی بھی اب یہی راے ہوگئی ہے کہ ایسی یونیورسٹی ہرگز نہ لینی چاہیے -

میں اپنے ان برادران ملت کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں جو اپنی شریف بیویوں اور معصوم بچوں کو بے آسرا چھوڑ کر اپنی جانیں حفظ ملت کیلیے لڑا رہے ہیں - نتائج جنگ کی ترکوں کو خبر نہیں ' ہاں اسقدر ضرور ہے کہ ترک بیچارے چاروں طرف سے اعدا کے نرغے میں ہیں - بدین وجہ میری ذاتی رائے تو یہ ہے کہ ترک بیواؤں اور یتیموں سے زیادہ اس روپیے کا مستحق اور کوئی نہیں ہوسکتا - یہ بالکل بجا ہے کہ یونیورسٹی کی اساسی کمیٹی کو کوئی حق زر عامہ کو خود بخود اس طرف خرچ کودینے کا نہیں ہے اور میں اس اعتراض سے جو اس صورت میں پیدا ہوگا ' ناواقف نہیں ہوں لیکن ' اس مشکل کا حل بہت مشکل نہیں ہے - ایک خاص عرضداشت جملہ معطیوں کی خدمت میں روانہ کیجاے ' جسمیں انسے یہ بات دریافت کیجارے کہ آیا وہ اس روپیہ کو ترکوں کی [illegible] میں خرچ کرنا چاہتے ہیں یا نہیں ؟

جہانتک میرا تعلق ہے میں کمیٹی کی خدمت میں عرض کرونگا کہ وہ فی الفور میری رقم رائٹ انریبل سید امیر علی [illegible] حضور وایسراے کیخدمت میں بہیجدے - اگر کوئی ایسا [illegible] وقت آئے کہ گورنمنت ہمکو ہماری پیش کردہ شرایط پر یونیورسٹی دینا منظور کرلے ' تو میں اپنی رقم کو [illegible] کرکے دینے کا اقرار [illegible] ہوں -

نیازمند ایم - اے - [illegible]س بادشاہ (مدراس)

فکاہات

یونیورسٹی

— * —

مایوس گو ترقی قومی سے میں نہیں * لیکن ابھی تلک تو یہ سوداے خام ہے
رائیں تمام کج ہیں ' خیالات سب غلط * گم کردۂ نجات ہر اک خاص و عام ہے
یہ تیس لاکھ قوم نے جو کردیے عطا * بے شبہہ عزم و ہمت عالی کا کام ہے
لیکن یہ گفتگو جو نئی چھڑگئی ہے اب * یہ باعث تباہی ناموس و نام ہے
الحاق کی جو شرط نہ منظور ہوسکی * اک غلغلہ ہے ' شور ہے ' غوغاے عام ہے
لبریز ہے تصور باطل سے ہر دماغ * ہر سینہ عرصہ گاہ ہوس ہاے خام ہے
اب اسطرح سے چلتی ہے اک ایک کی زبان * گویا کہ ذوالفقار علی بے نیام ہے
دو کوڑیاں بھی جسنے نہ دیں آجتک کبھی * اسکی بھی نیند جوش جنوں میں حرام ہے

— * —

اک غلغلہ بپا ہے کہ الحاق جب نہیں * پھر کس بنا پہ جامعۂ قوم نام ہے
اسلام کے جو نام سے بھی متسم نہو * اسکو تو دور ہی سے ہمارا سلام ہے
"مسلم" نہیں تو جامعۂ قوم بھی نہیں * پھر کیوں یہ شور و غلغلہ و اہتمام ہے
چندے لیے گئے تھے اسی شرط پر تمام * یہ نقص عہد ہے کہ جو شرعاً حرام ہے
یہ درسگاہ خاص نہ تھا مدعاے قوم * یہ وہ متاع ہی نہیں جسکا یہ دام ہے

— * —

ان ابلہان قوم کو سمجھاے یہ کوئی * عالم کے کاروبار کا اک انتظام ہے
جسکی بنا تمام ہے تقسیم کار پر * یعنے ہر ایک شخص کا اک خاص کام ہے
عالم میں ہیں ہر اک کے فرایض جدا جدا * یہ مسئلہ مسلمۂ خاص و عام ہے
ہے مقتدی کا فرض فقط امتثال امر * ارشاد و حکم ' منصب خاص امام ہے
تھا قوم کا جو فرض وہ تھا بس عطاے زر * آگے مقدسین علی گڈہ کا کام ہے
یہ بارگاہ خاص ' نہیں مجلس عوام * سمعاً و طاعةً ! یہ ادب کا مقام ہے
مخصوص ہیں مناصب خاصان بارگاہ * تم کون ہو جو تمکو یہ سوداے خام ہے

(وصاف)

ولا تحسبن الذين قتلوا فى سبيل الله امواتا ، بل احياء عند ربهم يرزقون ـ فرحين
بما آتاهم الله من فضله ، و يستبشرون بالذين لم يلحقوا بهم من خلفهم ،
الا خوف عليهم ولا هم يحزنون ـ (٣ : ١٦٥)

تعرف في وجوههم نضرة النعيم (٨٣ : ٢٣)

ایک پانزده ساله مجاهد عثماني ، الشهيد في سبيل الله :
علي نظمي بے
رضي الله تعالى عنه

— * —

ماهذا بشرا ان هذا ، الاملک كريم (١٢ : ٤٠)

ایک یازده ساله مجاهد عربیه :
السيدة فاطمه بنت عبد الله
رضي الله تعالى عنها

ناموران غزوۂ طرابلس

الاحیاء ، الذین لا یموتون

— * —

السیدة فاطمہ بنت عبد اللہ

— * —

الصبر یحمد في المواطن کلہا
الا علیک ، فانہا مذموم

— * —

چند دل کے تکڑے ھیں ، جنکو صفحوں پر بچھانا چاھتا ھوں ، کیونکر بچھاؤں ؟ چند آنسو ھیں ، جنکو کاغذ پر پھیلانا چاھتا ھوں ، کیونکر پھیلاؤں ؟ آہ ! اُن لفظوں کو کہاں سے لاؤں ؟ جو دلوں میں ناسور پیدا کردیں ؟ آہ اپنے دل کے زخموں کو کیونکر دکھاؤں ، کہ اوروں کے دل بھی زخمي ھوجائیں ؟ پتھر میں سوراخ ھوجاتا ھے ، مگر جب دل پتھر کے بن جاتے ھیں ، تو اُن کا پگھلنا محال ھے : فہي کالحجارة او اشدہ قسوہ ، و ان من الحجارة لما یتفجر منہ الانہار (۱) اور کائنات انسانیت میں جتني زندگي ھے ، دل کے ناسوروں اور جگر کے زخموں ھي کے دم سے ھے - جبتک دل زخمي ھیں ، روح تندرست ھے ، لیکن جس دن دلوں کے زخم بھرگئے ، اس دن یقین کیجیے کہ آپ زندگي سے خالي بھي ھوگئے -

آج کے نمبر کے ساتھ ایک خاص صفحہ تصویر کا شائع کیا جاتا ھے ، مگر میں آنکھوں کا طالب نہیں ھوں ، جو اسکو دیکھیں - دل کا طالب ھوں ، جو اسکو پڑھیں - پھر کوئي ھے جو اپنے پہلو میں دل رکھتا ھو ؟

معمورۂ دلے اگرت ھست ، بازگوے
این جا سخن بہ ملک فریدوں نمي رود

* * *

غزوۂ طرابلس کي ایک بہت بڑي خصوصیت یہ ھے کہ صدیوں کے بعد اس نے صدر ازل اسلام کے غزوات و مجاھدات کے واقعات زندہ کردیے ، اور مدتوں کے بعد عرب بادیہ کو موقعہ ملا کہ انکے اصلي جوھر نمایاں ھوں - بدر اور اُحد کے واقعات میں ھم پڑھتے تھے کہ ایسي عورتیں تھیں ، جو اپنے آٹھہ آٹھہ لڑکوں کو اللہ کي راہ میں زخمي کراکے پھر خود بھي زخمي ھوجاتي تھیں ، اور اللہ کے رسول محبوب کي محبت و عشق میں ایسي محو تھیں ، کہ تیروں پر تیریں کھاتي تھیں ، مگر اپنے جسم کو انکے سامنے ڈھال کي طرح رکھتي تھیں - یہ ھم پڑھتے تھے مگر خاک طرابلس نے تمام واقعات دھرا دیے -

عربي جنگ کي پہلي خصوصیت عورتوں کي شرکت ھے ، غزوۂ طرابلس کیلئے جب اطراف و جوانب اور اندرون صحرا سے قبائل جمع ھونے لگے ، تو ھر قبیلے کے ھمراہ اسکا پورا خاندان تھا - ان میں ھر طرح کي عورتیں ھوتي تھیں - وہ نوجوان لڑکیاں بھي ھوتي تھیں ، جنکے ابھي کھیل کود کے دن تھے - بوڑھیا عورتیں بھي ھوتي تھیں ، جنکے جسم کے قوی جواب دیچکے تھے - بہت سي عورتیں ایسي بھي ھوتي تھیں ، کہ انکي گود میں چھوٹے چھوٹے بچے تھے اور وہ انکو الگ نہیں کرسکتي تھیں - ھم نے وہ تصویریں دیکھي ھیں ، جنمیں کسي عورت نے ایک طرف تو گود میں بچہ اٹھا لیا ھے اور دوسري جانب پاني کي مشک ھے - اسي حالت میں میدان جہاد کے زخمیوں کو ڈھونڈھتي پھرتي ھیں -

جن قبائل نے سب سے زیادہ جنگ میں حصہ لیا ، ان میں ایک مشہور قبیلہ (قبیلة البراعصہ) تھا ، جو کثرت نفوس ، اور اثر و رسوخ کے لحاظ سے اندرون طرابلس کا سب سے بڑا قبیلہ سمجھا جاتا ھے -

اس قبیلے کا سردار (شیخ عبد اللہ) تھا ، جس کو عرب اپني بول چال کے قاعدۂ تخفیف سے (عبداہ) پکارا کرتے ھیں - اس مجاھد غیور نے آغاز جنگ سے خالصاً لوجہ اللہ جو عظیم الشان خدمات جہاد انجام دیں ، انکي تفصیل کا یہ موقعہ نہیں - جنگ کے تمام ترک افسر اس بارے میں متفق اللسان ھیں کہ اگر شیخ عبد اللہ کے جان فروشانہ عزائم اول کار میں ساتھہ نہ دیتے ، تو بعد کي کامیابیاں ھرگز حاصل نہو سکتیں - مختصر یہ ھے کہ اس فداے اسلام نے اپنے قبیلے کو ابھارا ، اطراف و نواح کے دوسرے قبائل کو امادۂ جہاد کیا ، اپنا تمام مال و متاع ترک افسروں کے سپرد کردیا ، تمام عربوں کو بطور نفقۂ جنگ کے روزینہ دیا جاتا تھا ، اسکے لینے سے بھي اس نے انکار کردیا ، پھر اپنے خاندان کے تمام مردوں اور عورتوں کو لاکر دشمنان اسلام کے آلات جہنمي کے سامنے کھڑا کردیا ، انکو کٹوا یا ، اور اخر میں خود بھي انکي رفاقت میں روانہ ھو گیا - خداے بے نیاز نے اپني محبت کي پہلي شرط یہ قرار دي تھي کہ : لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون - نیکي حاصل نہیں کر سکتے ، جب تک اسکي راہ میں اُن چیزوں کو نہ لٹادو ، جو تم کو محبوب و مطلوب ھیں ، کیونکہ ایک دل میں محبت کے دو آشیانے نہیں بن سکتے - انسان کي دنیوي محبوبات میں مال و متاع ، اھل و عیال ، اور پھر نفس و جان ، یہي تین چیزیں وہ سب سے زیادہ بوجھل زنجیریں ھیں ، جو اس راہ میں پاؤں کو ھلنے نہیں دیتیں - اس فاني في اللہ عاشق صادق نے ایک ھي وقت میں ان تینوں منزلوں کو طے کرلیا - سب سے پہلے مال و متاع کو اسکي راہ میں لٹایا ، پھر اپنے عزیزوں کو قربان کیا ، اخر میں جان رھگئي تھي ، یہ بھي جان افریں کے سپرد کردي : لا یومن احدکم ، حتی احب الیہ من والدہ و ولدہ والناس اجمعین :

انکس کہ ترابخواست جانرا چہ کند * فرزند و عیال و خانماں راچہ کند
دیوانہ کني ھر دو جہانش بخشي * دیوانۂ تو ھر دو جہاں را چہ کند

و من الناس من یشري نفسہ ابتغاء مرضات اللہ ، واللہ روف بالعباد (۳۲ : ۱۱) (۱)

* * *

اسکا تمام خاندان مصروف پیکار و خدمات جہاد تھا ، لیکن اولاد میں سے صرف ایک گیارہ برس کي لڑکي (فاطمہ) تھي ، جسکي محویت و استغراق کو دیکھہ دیکھہ کر تمام ترک افسر اور سپاھي حیران ھو جاتے تھے - ڈاکٹر (اسماعیل ثباتي بک) جنھوں نے اسکي تصویر اُتاري تھي ، لکھتے ھیں :

---

(۱) اور اللہ کے ایسے بندے بھي ھیں جو اُس کي رضا جوئي کي راہ میں اپني جان تک دیدیتے ھیں ، اور اللہ اپنے بندوں پر بڑي شفقت رکھتا ھے -

" سب سے پہلے میں نے اِس معصوم انسان کو اُس وقت دیکھا' جب میں پہلی مرتبہ اپنی جماعت لیکر (عزیزیہ) سے (زوارہ) آیا تھا' عورتوں اور لڑکیوں کی لشکر میں کمی نہ تھی' کیونکہ ھر عرب مع اپنے پورے خاندان کے شریک جہاد ہوا تھا' لیکن چند مخصوص باتیں (فاطمہ) میں ایسی نظر آتی تھیں' جنکی وجہ سے وہ ہزار ہا مردوں اور عورتوں میں بھی پہچان لی جاتی تھی - اول تو اسکی عمر بہت چھوٹی تھی' زیادہ سے زیادہ گیارہ برس کی ہوگی - دوسرے سکو جنگ' اور جنگ کے زخمیوں سے کچھہ ایسا انس ہوگیا تھا' کہ سخت سے سخت معرکوں میں بھی اسکی مسابقت اور پیش قدمی کو ہر سپاہی محسوس کرتا تھا - جنگ خواہ حملے کی ہو' خواہ مدافعت کی' ساحلی بیڑے سے توپوں کی بارش ہو رہی ہو' یا تلواروں اور سینگینوں کی سامنے صفیں ہوں' مگر زخمی مسلمان کی آہ' اسکے لیے ایک ایسی کشش تھی' جسکو سن لینے کے بعد محال ہو جاتا تھا کہ اسکی چھوٹی سی مشک اپنے فرض کو بھول جائے - وہ کم سن تھی' لیکن اسکے اندر ایک کہن سال عشق موجود تھا - یہ عشق لہو ولعب یا تمتعات حیات کا نہ تھا' بلکہ خون' زخم' اور کٹی ہوئی انسانی رگوں کا - جہاں کہیں یہ چیزیں موجود ہوتیں' وہ ایک باد رفتار ہرنی کی مستعدی' مگر فرشتۂ عشق کے پروں پر اڑتی ہوئی پہنچ جاتی تھی - میں نے ایک مرتبہ دیکھا کہ بارود کے دھوئیں سے تمام فضا تاریک ہو رہا ہے' کانوں کے پردے توپوں کی سامعہ شکن صداوں سے پھٹ رہے ہیں' گولوں کے پھٹنے سے ایک عارضی روشنی نمودار ہوجاتی ہے' مگر اسکے ساتھہ ہی انسانی احتضار کی چیخیں پچھلی مہیب گرجوں کے ساتھہ ملکر ایک عجیب وحشت انگیز ھنگامہ برپا کر دیتی ہیں - ایسے جگر پاش اور زہرہ گداز عالم میں وہ معصوم ہرنی (مجھے اچھی طرح یاد ہے) اپنا اونچا کرتا پہنے ہوے اور پھٹی ہوئی خمار کمر کے گرد لپیٹے ہوے اسطرح دوڑ رہی تھی کہ معلوم ہوتا تھا' مظلوم و محتاج زخمیوں کی خبرگیری کیلیے کوئی فرشتۂ ربانی آسمان سے اتر آیا ہے' اور اللہ نے ہوا اور زمین کو اسکے تابع کر دیا ہے کہ وہ اٹھائے رہے' اور یہ لپٹتی جائے - سامنے سے گولوں کی لگاتار بارش ہو رہی تھی' مگر یہ اس بارش پر تیرتی ہوئی جاتی تھی' انسانی لاشیں ایک پر ایک گر رہی تھیں' مگر ہر نئی لاش کے گرنے کی آواز خوف کی جگہہ اسمیں قوت کی نئی رو پیدا کر دیتی تھی - یہ حالت دیکھکر میں بے اختیار ہوگیا - کچھہ بعید نہیں کہ ایسے خطرناک اور یکسر موت و ہلاکت عالم میں یہ برق وش چہرہ ہمیشہ کیلیے نظروں سے چھپ جائے! میں نے ارادہ کرلیا کہ ابکی مرتبہ اگر وہ نمودار ہوی' تو کسی نہ کسی طرح پکڑ لونگا اور سمجھاونگا کہ موت کی اسدرجہ آرزو مند کیوں ہو گئی ہے؟

تھوڑی ہی دیر کے بعد ایک چھوٹا سا سایہ قریب سے گذرا' میں نے لپک کر اسکا ہاتھہ پکڑ لیا اور کہا " کیا تجھے نہیں معلوم کہ تو اپنے باپ کی ایک ہی بیٹی ہے ؟ "

" چھوڑ دو' کیا تم بھول گئے کہ اسلام اور وطن کے کتنے فرزند یہاں پیاسے دم توڑ رہے ہیں ؟ " یہ کہا اور نظروں سے غائب ہوگئی!

وہ اکثر کہا کرتی تھی کہ مجھکو سرخ رنگ سے عشق ہے - آہ! یہی رنگ ایک دن میں نے اسکی گردن اور دل کے نیچے سے بہتا ہوا دیکھا ...."

* * *

١٢ رجب سنہ ١٣٣١ - کو (زوارہ) میں اطالیوں نے دو ماہ کی مسلسل طیاریوں کے بعد ایک بہت بڑا حملہ کیا تھا - عربوں نے بھی جو عرصے کی بیکاری سے گھبرا اٹھے تھے بھوکے شیروں کی طرح تڑپ کر انکا استقبال کیا - روما سے جو خبر بعد کو مشتہر کی گئی تھی' اسمیں اطالیوں کی تعداد چھہ ہزار بتلائی تھی' مگر دراصل بارہ ہزار سے کسی طرح کم نہ تھی - عربوں اور ترکوں کی متحدہ فوج کی تعداد زیادہ سے زیادہ تین ہزار تھی -

یہ لڑائی دن بھر جاری رہی' اور عصر کے وقت ١٢٠٠ لاشیں میدان جنگ میں چھوڑ کر' اپنی عادت مستمرۂ جنگ کے مطابق' اطالیوں نے ساحل کا رخ کیا -

* * *

عین دوپہر کا وقت تھا' اتالین توپ خانہ دونوں جانبوں سے آگ برسا رہا تھا' دس ہزار بندوقوں کے چھوٹنے کی آواز ایک ہی وقت میں کڑک رہی تھی' تمام ریگستان میں موت اور ہلاکت کے سوا کچھہ نہ تھا - اس وقت اس بہشت زار شہادت کی حورعین: (فاطمہ) کہاں ہے ؟

وہ بدستور اپنے ایک ہی کام میں مشغول ہے - اسکی دائمی رفیق (مشک) اسکی پیٹھہ پر ہے - دھوئیں اور تپش کی شدت سے چہرہ جھلسا ہوا ہے' بالوں پر سرخی مائل ریت کی تہہ جمع ہوئی ہے' کپڑے اسکے محبوب " سرخ رنگ " کے دھبوں سے رنگین ہو رہے ہیں اور اپنی مخصوص مجنونانہ محویت کے پروں سے فضاے جنگ میں اوڑ رہی ہے -

اسکی ماں بھی اس خدمت میں شریک ہے' مگر اسکا ساتھہ کون دیسکتا ہے؟ اسکا باپ بھی اپنے قبیلے کے ساتھہ مصروف جاں بازی ہے' مگر اسکو اپنے کام کے انہماک میں اُسکی یاد کی مہلت ہی کب ہے؟ عصر کا وقت جب قریب آگیا' تو مجاہدین آخری عزم فیصلہ کن کے ساتھہ دشمنوں پر ٹوٹ پڑے' اور انکی صفوں میں گھس کر تلواروں سے کاٹنا شروع کردیا - (احمد نوری بک) ترکی کمان افسر نے عربوں کے ہجوم کو دیکھا' تو خود بھی اپنی جماعت لیکر دشمنوں کے مشرقی توپ خانے تک بڑھتا ہوا چلا گیا - توپ خانے کے پاس اطالیوں کی ایک تازہ دم جماعت موجود تھی' جس نے ابتک لڑائی میں حصہ نہیں لیا تھا - ایک چھوٹی سی جماعت دیکھکر وہ ہر طرف سے ٹوٹ پڑے اور تیس ترک سپاہیوں کو چاروں طرف سے گھیر کر بندوقوں کا نشانہ بنا دینا چاہا - نہیں معلوم کونسا محافظ ہاتھہ تھا' جس نے عربی صفوں سے اسقدر دور (فاطمہ) کو پہنچا دیا تھا - اس نے دیکھا کہ جانباز ترک تلواروں کے بے امان ہاتھہ مار کر صف نکل آئے ہیں' مگر چار زخمی ترک زمین پر پڑے ہوے سسک رہے ہیں - نامرد اطالی حریفوں کو روک تو نہ سکے' مگر اب زخمیوں کے سر و سینہ میں سنگین چبھو کر اپنا غصہ نکال رہے ہیں - گیارہ برس کی (فاطمہ) دیکھتے ہی لپکی' اور بغیر اُن لوگوں پر نظر ڈالے ہوے' جو پاس ہی کھڑے تھے' اپنی مشک ایک زخمی کے منہ سے لگادی - پورا ایک گھونٹ بھی ابھی زخمی کے حلق سے نہیں اترا تھا' کہ دو اطالیوں نے بڑھکر گردن کے پاس سے سکا گریبان پکڑ لیا - (فاطمہ) معا تڑپی' مگر دشمن کی گرفت مضبوط تھی - فوراً اس نے زخمی ترک کی پڑی ہوئی خون آلود تلوار اٹھالی' اور اس زور سے ماری' کہ اطالی سپاہی کے دہنے ہاتھہ کا پہنچا زخمی ہو کر لٹک گیا - اُس نے گردن چھوڑدی' مگر اسلیے چھوڑ دی' تا کہ بائیں ہاتھہ سے اپنے دشمن پر حملہ کرسکے -

ادھر بندوق کے چھوٹنے کی آواز آئی' اور ادھر اتالین فوج شکست کھا کر بھاگتی ہوی نظر آئی -

* * *

کارزار طرابلس

عرب اور ترک سپاہی جب دشمنوں کا تعاقب کرتے ہوے میدان جنگ سے آگے بڑھے ' تو انہوں نے دیکھا کہ چار زخمی ترک زمیں پر پڑے ہیں ' پاس ہی (فاطمہ) کی لاش ہے ' مگر اس حالت میں ' کہ مشک کا حلقہ ہاتھہ میں پکڑا ہوا ہے ' اور مشک ایک بے ہوش ترک کے سینے پر پڑی ہے - شاید مرتے دم بھی زخمی ترک کو پانی پلانے کی کوشش کی تھی ' مگر مشک اسکے منھہ تک نہ لے جاسکی ! !

فرمان سلطانی

—*—

مصر کی تازہ عربی ڈاک میں وہ فرمان سلطانی آگیا ' ہے جو دولت عثمانیہ کی طرف سے اہل طرابلس کو بھیجا گیا تھا ' جسکا ترجمہ درج ذیل ہے -

فرمان سلطانی بابت خود مختاری

بنام اہل طرابلس الغرب و بن غازی

بلحاظ اسکے کہ ہماری حکومت تم کو اپنے وطن کی مدافعت میں ضروری مدد نہیں دیسکتی ہے ' اور بخیال اس اہتمام کے جو ہمکو تمہارے موجودہ اور آیندہ مصالح کی بابت ہے ' اور بلحاظ اس رغبت کے جو ہمکو اس منحوس جنگ کے ختم کرنے کی نسبت ہے جو ملک و خاندان اور ہماری سلطنت کے خلاف کی گئی ہے - اور بنظر اس امن پسندی کے جو ہمیں تمہارے ملک اور سلطنت میں ہے ' تمکو اندرونی کامل خود مختاری دیتے ہیں - ہم اپنے ایماندار خادم شمس الدین بک کو تمہارے ملک میں قائم مقام بناتے ہیں اور طرابلس میں عثمانی مصالح کی حفاظت انکے متعلق کرتے ہیں ' انکا تعین پانچ برس تک کیلیے ہوگا - پانچ برس کے بعد انکے بحال رکھنے یا انکی جگھہ پر کسی دوسرے کے تقرر کا حق ہم اپنے لیے محفوظ رکھتے ہیں -

چونکہ ہماری یہ خواہش ہے کہ شریعت مقدسہ کے قواعد جاری رہیں اسلئے ہم اپنے لیے ایک قاضی کی تقرری کا حق محفوظ رکھتے ہیں - اس قاضی کو اختیار ہوگا کہ وہ اپنے ماتحت علماء خود منتخب کرے - اس قاضی کی تنخواہ ہم دینگے - نائب السلطان اور باقی اسلامی عملہ کی تنخواہ طرابلس کی آمدنی سے دیجائیگی -

دستخط - محمد الخامس

صلح نامہ ترکی و اٹلی

—*—

مصر کی تازہ عربی ڈاک سے

—*—

(۱) دونوں سلطنتیں معاہدہ کرتی ہیں کہ اس صلحنامہ پر دستخط ہونے کے بعد موجودہ سرحدی جنگ کے روکنے کیلئے ضروری تدابیر اختیار کرینگی - وینز سرحدوں پر اپنے اپنے نائب بھیجیں گی تاکہ وہ ان تدابیر کے نفاذ کی کوشش کریں -

(۲) دونوں حکومتیں وعدہ کرتی ہیں کہ وہ اپنے اپنے افسروں ' فوج ' اور دیگر عہدہ داروں کو واپسی کا حکم دیدینگی - اطالیا جزائر ایجین سے اور دولت عثمانیہ طرابلس اور بنی غازی سے - لیکن طرابلس اور بنی غازی سے عثمانی فوج کے واپس ہونیکے بعد اطالوی فوج جزائر ایجین سے واپس بلائی جائیگی -

(۳) فریقین جلد سے جلد قیدیوں کو رہا کردینگے -

(۴) دونوں حکومتیں معاہدہ کرتی ہیں کہ اطالیا اہل طرابلس اور بنی غازی سے درگزر کریگی اور دولت عثمانیہ ان باشندگان جزائر سے جو اطالیا کے ساتھہ جنگ میں شریک ہوے ہیں یا جنکی بابت جنگ میں شرکت کا شبہ ہے ' اس معافی سے وہ لوگ مستثنی ہونگے جو کسی قانون عام کی بموجب سزا کے مستوجب ہونگے - اسلئے یہ جائز نہوگا کہ کوئی شخص سے خواہ وہ کسی طبقہ یا کسی مقام کا ہو ' اسکی ذات یا جائداد سے ان کاموںکی نسبت مواخذہ کیا جائے ' جو اس نے دوران جنگ میں انجام دیئے ہیں ' اور وہ تمام لوگ جو اسوقت تک قید میں ہیں ' یا جلا وطن کردیے گئے ہیں ' بغیر کسی تاخیر کے آزاد کردیے جائینگے -

(۵) ان تمام معاہدات اور اتفاقات پر عمل کیا جائیگا ' خواہ وہ کسی قسم اور کسی نوعیت کے ہوں جو دونوں سلطنتوں میں قبل جنگ منعقد ہوے تھے یا نافذ ہوئے تھے اور پھر رہگئے تھے - دونوں حکومتوں اور نیز انکی رعایا کی حیثیت پھر وہ ہی ہوجاے گی جو جنگ سے پہلے تھی -

(۶) اطالیا وعدہ کرتی ہے کہ وہ ایک تجارتی معاہدہ دولت عثمانیہ کے ساتھہ کریگی ' جسکی بنیاد دول یورپ کے قانون عام پر ہوگی -

یعنی اطالیا دولت عثمانیہ کو استقلال اقتصادی دیگی اور دولت عثمانیہ کو جنگی سامان وغیرہ میں ہر قسم کے تجارتی تصرف کا حق حاصل ہوگا جیسا کہ اسوقت دول یورپ کرتی ہیں - لیکن یہ تصرف حق تعین قنصل یا ان حقوق کے ساتھہ مقید نہین ہوگا ' جو اسوقت نافذ ہیں - یہ معاہدہ اس شرط پر ہوگا ' کہ دولت عثمانیہ بھی ایک ایسا معاہدہ دول یورپ کے ساتھہ کرے -

اسکے علاوہ اطالیہ یہ قبول کرتی ہے :

(۱) عثمانی جنگی سامان اطالوی پر ۱۵ فی صدی محصول لیا جاے -

(۲) پیٹرول ' سگرٹ کا کاغذ ' دیا سلائی ' الکہل ' اور کھیلنے کے تاشوں پر بھی چنگی زیادہ کی جائے -

لیکن اس شرط پر کہ -

(۱) دیگر ممالک کے سامان پر بھی چنگی میں اضافہ کیا جائے -

(۲) دولت عثمانیہ اطالوی سامان اسی فی صدی اوسط کی نسبت سے منگوائے جو جنگ سے تین سال قبل تھا بشرطیکہ قیمتیں ایک ہوں اور بازار اس قسم کے موافق ہو -

(۷) اطالیا وعدہ کرتی ہے کہ وہ اپنے تمام ڈاکخانے بند کردیگی جو دولت عثمانیہ میں ہیں ' بشرطیکہ دوسری سلطنتیں بھی اپنے ڈاکخانے بند کردیں -

(۸) اطالیا یہ اقرار کرتي ہے کہ دولت عثمانیہ میں غیر لکیوئے حقوق کي موقوفي کي بابت حکومت عثمانیہ کي نیت مخلصانہ ہے اور وعدہ کرتي ہے کہ جب دول سے انکے بابت گفتگو ہوگي تو وہ دولت عثمانیہ کي مدد کریگي -

(۹) یہ کہ

(۱) دولت عثمانیہ ان اطالیونکو واپس بلالے جو دوران جنگ میں خارج کر دیے گئے تے -

(۲) مدت غیر حاضري کي تنخواہیں تمام اطالوي ملازمین سلطنت کو دیجائیں -

(۳) اس غیر حاضري کا اثر ان اطالوي ملازمین کي پنشن پر نہ پڑے جو پینشن کے مستحق تے -

(۴) دولت عثمانیہ اپنا اثر استعمال کرے کہ تمام کمپنیاں، بینک اور درسگاہیں اہل اطالیا ساتھہ وہي برتاو کریں جو جنگ کے قبل کرتے تے -

(۱۰) اطالیا ہر سال محکمہ قرض عام دولت عثمانیہ کو ایک رقم ادا کرے گي، جسکي مقدار اس روپے جتني ہوگي جو ان دونوں ولایتوں نے جنگ سے تین سال قبل دیا تھا - دولت عثمانیہ اور اطالیہ کیطرف سے نایب مقرر کیے جائیں گے جو اس مقدار کا فیصلہ کرینگے - اگر اختلاف ہوگا تو ایک مجلس ترتیب دیجاویگي جسکا صدر اول الذکر حکومت مقرر کریگي اور کثرت آراء سے فیصلہ ہوگا - اگر یہ مجلس فیصلہ نہ کرسکے تو دونوں سلطنتیں ایک ایک سلطنت کو اپني طرف سے مقرر کر دیں گي جو اس کا فیصلہ کرینگي، فیصلہ کے بعد محکمہ قرض عثماني کو یہ اختیار ہوگا کہ وہ اس قسط کو مع ۴ فیصدي سود کے طلب کرے - اطالیہ یہ منظور کرتي ہے کہ سالانہ قسط دو ملین اطالوي فرانک سے کم نہیں ہوگي -

(۱۱) دستخط کے بعد سے ان تمام دفعات کا نفاذ شروع ہوجائیگا -

شئون عثمانیہ

—*—

جنگ بلقان کي خبریں

—*—

عثماني ذرائع سے

اس ہفتے کي عربي و ترکي ڈاک میں جسقدر مضامین جنگ کے متعلق ہیں، وہ تمام تر اہم واقعات و تغیرات سے پیشتر کے ہیں، جنکا ترجمہ بالکل بے سود ہوگا، صرف چند مختصر خبریں مقتبس کرکے درج کردي جاتي ہیں، جنسے ان عثماني فتوحات کا اندازہ کیا جا سکتا ہے، جو ۲۱ اکتوبر سے پہے ظاہر ہوچکي تہیں، اور جنکي اطلاع سے ریوٹر ایجنسي بالکل لا علم ہے - امید ہے کہ آیندہ ہفتے پیش نظر واقعات وحالات مل سکیں :

عثماني محکمۂ جنگ کي طرف سے شائع کیا گیا ہے :

برانہ میں جنگ جاري ہے - مانٹي نیگرو کي فوج گوسنیہ یلدز اور قورا کي طرف بڑہي، عثماني فوج نے مقابلہ کیا، اور آخرکار انکو پس پا کردیا - پھر مانٹي نیگرو کي فوج قورا کے شمال کي طرف بڑہي - لیکن پھر بھي پسپا کردي گئي - بک باشي ممتاز بک اس فوج کے کمان افسر تے - دشمن کا نہایت سخت نقصان ہوا -

(گوسینہ) مانٹي نیگرو کي فوج میدان جنگ سے بھاگ رہي ہے - معرکہ جاري ہے - متطوعین (والنفیر) کثرت سے آرہے ہیں -

عثماني فوج کے حدود مانٹي نیگرو تک بڑھتے ہوئے چلے جانے کي خبر کي تصدیق ہوگئي ہے - سرویا کي باقاعدہ فوج کے ایک فرقہ نے برشتنا پر حملہ کیا تھا لیکن شکست کھاکر بھاگتے ہوے راستہ میں ارناودیوں کي ایک جماعت سے مدبھیڑ ہوگئي جو پوشیدہ وہاں موجود تھي - ۲۰۰ آدمي گرفتار ہوے اور باقي بھاگ گئے -

جاقوز، موقرا، وادي نہرلیم، تنگناے اسقروہ، غلادہ اور زلیقا پر عثماني فوج قابض ہوگئي ہے - دشمن (اندربہ دیجا) کي طرف بھاگ گئے -

حدود سرویا

—*—

(اسکوب) سرویا نے سرحد پر پیادہ فوج جمع کي ہے - بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ سرویا کي طرف سے مدافعت ہوگي -

کوشش کي گئي کہ مسلمانان سرویا کو ہتیار دیے جائیں اور وہ بھي شریک جنگ ہوں، مگر انھوں نے انکار کردیا -

حدود بلغاریا پر دیر تک چھیڑ چھاڑ ہوتي رہي - جسمیں ڈیڑہ گھنٹہ تک توپیں بھي سرکي گئیں - اسکے بعد بلغاریا نے دھاوا بولدیا لیکن تھوڑي دیر نہیں گذرنے پائي تھي کہ سخت شکست کھاکر انکو واپس فرار کرنا پڑا -

حدود مانٹي نیگرو

—*—

برانہ میں مانٹي نیگرو کو ایک نہایت سخت و شدید شکست ہوئي - شکست کھاکے بھاگتے ہوے بکثرت سامان جنگ و ذخیرۂ رسد چھوڑ گئے

مانٹي نیگرو کي فوج کو گوسنیہ کے حملہ میں شکست ہوئي - عثماني فوج دور تک تعاقب کرتي ہوئي چلي گئي -

عثماني فوج نے یہاں کے تمام مضبوط مقامات پر قبضہ کرلیا ہے دشمن کے زخمیوں اور مقتولوں کي تعداد بے شمار ہے -

(قوخانہ) بلغاري باشندے سرحدي مقامات سے بھاگ گئے -

۲۱ اکتوبر کو (طنین) نے ذیل کي خبریں سرکاري ذرائع سے شائع کي ہیں :

ایک عثماني کشتي پر بلغاریوں نے دفعۃً آتشباري کي - جسکے جواب میں عثماني بیڑے نے بھي بندرگاہ وارنہ پر گولے پھینکے - بلغاري بھاگ گئے، کشتي کو کسي قسم کا نقصان نہیں پہنچا - بیڑے نے شہر کو مسمار کرنا شروع کردیا ہے، دشمن بھاگ گئے ہیں - بیڑا اب تک برابر شہر مسمار کر رہا ہے -

بلغاریا کي تین تباہ کن کشتیوں نے وارنہ سے نکلنا چاہا مگر اس درجہ شدید نقصان پہنچا کہ نہ نکل سکیں - مسماري کا سلسلہ جاري ہے -

(شرکت عثمانیہ) کے پاس وزارتخانہ جنگ سے یہ تار موصول ہوا ہے

بلغاریا کي فوج خانلر کے قریب (قرسیاط) میں جمع ہوئي - عثماني سپہ سالار نے فوج کو واپسي کا حکم دیا تھا کہ یکایک دشمن نے حملہ کردیا - عثماني فوج برابر پیچھے ہٹتي، اور دشمن کي فوج برابر بڑھتي چلي آئي، یہاں تک کہ عثماني حدود میں آگئي - اس وقت عثماني فوج کو حملہ کا حکم دیدیا گیا - اس حملہ میں دشمن کي فوج، توپیں، اور دیگر سامان جنگ بکثرت غنیمت میں ہاتھہ آیا -

[illegible]

rinted & Published by Abul Kalam Azad, at I Hilal Electrical Printing Works, 7-1, M eod Street Calcu